WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

سوموار
16 مارچ 2026
MONDAY
16 MARCH - 2026

صفحہ 08 ''سنجو سیمسن پر بھروسہ ٹیم انڈیا کیلئے فائدہ مند ثابت ہوا''

صفحہ 08 الاہلی کو آخری لمحات میں شکست، النصر کو سنہرا موقع ملا

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 65 | جلد: 16

جموں وکشمیر میں سرکار کی جانب سے گیس پیٹرول ڈیزل کی کوئی قلت نہ ہونے کا کیا گیا اعلان

سرینگر،، 15 مارچ ،، اے پی آئی ،، خلیجی جنگ نے جہاں پوری دنیا میں تیل، ڈیزل، پیٹرول ، رسوئی گیس کی قلت پیدا کردی وہی ملک میں بالعموم اور جموں وکشمیر کے صوبہ کشمیر میں رسوئی گیس کی مصنوعی قلت اب لوگ محسوس کررہے ہیں اور گیس ڈیلروں کی جانب سے جو طریقہ کار اختیار کیا جارہا ہے وہ انتہائی مذاق خیز اور صارفین کے لئے پریشان کن ۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق ایران، پر امریکہ، اسرائیل حملے کے بعد جہاں آبنائی حرمز کو ایران نے بند کردیا اور صرف روس اور چین/101

انتظامیہ دہشت گردی سے متاثرہ افراد کی بحالی اور انصاف فراہم کرنے کے لیے پُرعزم: لیفٹیننٹ گورنر

ملی ٹنسی سے متاثرہ 27 افراد سمیت 49 میں تقررنامے تفویض

اب تک 4 سو کے قریب افراد کو نوکریاں فراہم، مجرموں کا حساب لینے کے لیے زیرالتواء مقدمات کو دوبارہ کھولا جائے گا۔

سرینگر،، 15 مارچ ،، کے این ایس ،، لیفٹیننٹ گورنر جناب منوج سنہا نے اتوار کو لوک بھون سری نگر میں دہشت گردی کا شکار ہونے والے 27 رشتہ داروں اور SRO 43 کے تحت 22 دیگر فوت شدہ ملازمین کے نزدیکی لواحقین کو تقرر نامے سونپے۔ اس موقعے پر لیفٹیننٹ گورنر نے دہشت گردی کا شکار ہونے والے ہر خاندان کو انصاف فراہم کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجرموں کا احتساب کرنے کے لیے زیرالتواء مقدمات کو دوبارہ کھولا جائے گا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق شہری شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ کئی دہائیوں سے دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بننے والے ہمارے غریب اور کمزور بھائیوں اور بہنوں کی تعداد

ازالہ کی امید سے چمٹی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال بارہمولہ سے شروع کی گئی مہم نے ان خاندانوں کو مدد، ہمت اور تجدید خود اعتمادی فراہم کی ہے۔ دہشت گردی کے متاثرین کے خاندانوں کو انصاف فراہم کرنے کے لیے ہماری مہم نے اپنا کل بحال کردیا ہے۔ ہم ناانصافی کے سائے کو ختم کرنے اور دہشت گردی کے متاثرین کے خاندانوں کی دہلیز پر انصاف کی نئی صبح لانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اب تک 400 کے قریب افراد کو روزگار/102

کشمیر کے بالائی علاقوں میں تازہ برف باری

میدانی علاقوں میں بارش

مغل روڈ، سنتھن روڈ اور بانڈی پورہ گریزی روڈ آمدرفت کے لئے بند

سردی میں پھر اضافہ، نے 20 مارچ تک موسم خراب رہنے کا امکان: محکمہ موسمیات

سرینگر،، 15 مارچ ،، کے این ایس ،، جموں وکشمیر کے کئی اونچے علاقوں میں اتوار کو تازہ برف باری ہوئی، جبکہ میدانی علاقوں میں بارش ہوئی، جس سے کچھ/103

شب قدر کی تقریب آج وادی بھی میں منعقد کی جارہی ہیں

سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرتبل، جامع مسجد سرینگر اور دیگر عبادتگاہوں میں منعقد ہوں گی

سرینگر،، 15 مارچ ،، وی او آئی ،، شب قدر آج یعنی سوموار کو بڑے ہی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں دنیا بھر کے ساتھ ساتھ وادی بھر میں بھی خصوصی تقاریب کا اہتمام کیا جارہا ہے اور وادی میں شب قدر کی سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرتبل اور جامع مسجد سرینگر میں منعقد کی جارہی ہے جبکہ دیگر مساجد، خانقاہوں، زیارتگاہوں اور آستانوں میں بھی رات بھر شب خوانی کا اہتمام کیا جائے گا جس دوران توحید پرست درود و اذکار، ختمات المعظمات اور ذکر کی محفلوں میں محو رہیں گے۔ اس ضمن میں سرکاری سطح پر بھی انتظامات کئے جارہے ہیں تاکہ زائرین کو کسی بھی طرح کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق شب شب برات یعنی 16 مارچ بروز سوموار کو دنیا بھر کے ساتھ ساتھ جموں کشمیر اور لداخ بالخصوص وادی کشمیر میں بھی منایا/104

ڈاکٹر سید درخشاں نے جموں عیدگاہ کا دورہ کیا

عیدالفطر نماز کے انتظامات کا جائزہ لیا

سرینگر،، 15 مارچ ،، وی او آئی ،، جموں و کشمیر وقف بورڈ کی چیئرپرسن ڈاکٹر سید درخشاں اندرابی نے جموں کے ریزیڈنسی روڈ پر واقع عیدگاہ کا دورہ کرکے عیدالفطر کی نماز کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے متعلقہ افسران کو صفائی، پانی، بجلی اور دیگر سہولیات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وقف بورڈ چیئرپرسن ڈاکٹر سید درخشاں اندرابی نے آج جموں کے ریزیڈنسی روڈ پر واقع عیدگاہ/ 105

مسلح افواج کو مستقبل کی جنگوں کو موثر طریقے سے لڑنے کیلئے صلاحیتیں پیدا کرنی چاہئیں

اگر قوم مضبوط، طاقتور اور قابل ہو تو ہی جنگ نہیں ہوتی

جنگ کا کردار بدل رہا ہے لہذا مکمل، طویل مدتی جنگ کیلئے تیاری کرنے کی ضرورت/ جنرل منوج پانڈے

سرینگر،، 15 مارچ ،، ایس این این ،، ملک کی مسلح افواج کو موجودہ سیکورٹی خطرے سے نمٹنے اور آنے والے چیلنجوں کا اندازہ لگانے کے قابل ہونا چاہئے کی بات کرتے ہوئے سابق فوجی سربراہ جنرل منوج پانڈے نے کہا کہ فوج میں ایسی صلاحیتیں پیدا کرنی چاہئے جو انہیں مستقبل کی جنگوں کو موثر طریقے سے لڑنے کے قابل بنائیں۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق نئی دہلی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فوج کے سابق سربراہ جنرل منوج پانڈے نے کہا کہ مسلح افواج کو مستقبل کی جنگوں کو موثر طریقے سے لڑنے کے لیے

صلاحیتیں پیدا کرنی چاہئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں قومی مفادات شامل ہیں، وہاں ہم فوجی طاقت یا فوجی طاقت کی بالادستی دیکھتے ہیں اور روس یوکرین کی طویل جنگ اور مغربی ایشیا کے تازہ کی مثالیں پیش کیں جن میں امریکہ، اسرائیل اور ایران شامل/106

عیدالفطر کی آمد آمد

برستی بارشوں کے باوجود مشہور سنڈے مارکیٹ کی رونق بھی دوبالا

بھاری تعداد میں لوگوں نے عید کی خریداری کی

سرینگر،، 15 مارچ ،، ایس این این ،، عید الفطر کی آمد آمد کے ساتھ برسی بارشوں کے بیچ وادی کے مشہور و معروف ترین بازار سرینگر کے ''سنڈے مارکیٹ ''میں لوگوں کی اچھی گہما گہمی دیکھنے کو ملی جس دوران بڑی تعداد میں لوگوں نے عید کی خریداری کی۔ بارشوں کے باوجود مارکیٹ میں خواتین اور بچوں کا رش دیکھنے کو ملا۔ جنہوں نے ملبوسات اور دیگر اشیائے خوردنی کی خریداری کی۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق عیدالفطر کی آمد آمد کے ساتھ ہی وادی کے مشہور و معروف بازار ''سنڈے مارکیٹ'' میں لوگوں کی اچھی گہما گہمی دیکھنے کو ملی۔ برستی بارشوں کے باوجود بھی لوگوں کی اچھی خاصی تعداد مارکیٹ میں نظر آئی جنہوں نے جم کر خریداری کی۔ خراب موسم اور بارشوں کے باوجود بھی اتوار کی/107

ایران اور اسرائیل کے مابین جاری جنگی صورتحال

ایران میں پھنسے 70 سے زائد بھارتی طلباء پر مشتمل پہلا قافلہ صحیح سلامت واپس پہنچ گیا

سرینگر،، 15 مارچ ،، ایس این این ،، ایران اور اسرائیل کے مابین جاری جنگی صورتحال کے بیچ ایران میں پھنسے 70 سے زائد بھارتی طلباء پر/108

عدالتی احاطے کو اسپتالوں کی طرح خدمت کے جذبے کے ساتھ کام کرنا چاہیے

لوگ راحت اور انصاف کی امید کے ساتھ عدالتوں میں آتے ہیں

بڑھتی ہوئی سہولیات کے ساتھ عدالتی نظام کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے/ چیف جسٹس آف انڈیا

سرینگر،، 15 مارچ ،، ایس این این ،، عدالتی احاطے کو اسپتالوں کی طرح خدمت کے جذبے کے ساتھ کام کرنا چاہیے کی بات کرتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریا کانت نے کہا کہ لوگ راحت اور انصاف کی امید کے ساتھ عدالتوں میں آتے ہیں۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق منڈی جوڈیشل کورٹ کمپلیکس کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد لیگل لٹریسی کیمپ سے خطاب کرتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریا کانت نے کہا کہ عدالتی احاطے کو

اسپتالوں کی طرح خدمت کے جذبے کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بڑھتی ہوئی سہولیات کے ساتھ عدالتی نظام کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ جہاں بات چیت اکثر بنیادی حقوق پر مرکوز ہوتی ہے، وہیں بنیادی فرائض بھی آئین کا ایک اہم حصہ ہیں اور ان کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے نچلی سطح پر اسی طرح کے پروگراموں کی تنظیم پر زور دیا کہ وہ ان بنیادی فرائض کے بارے میں بیداری پیدا کریں۔ منڈی جوڈیشل کورٹ کمپلیکس، جو 152 کروڑ روپے میں تعمیر کیا جائے گا، 9.6 ہیکٹر اراضی پر محیط ہوگا اور چار بلاکس پر مشتمل ہوگا، جو ججوں، وکلاء اور عوام کیلئے بہتر/109

عید سے قبل قصائیوں نے سرکاری نرخ نامے بالا طاق رکھے

سرینگر،، 15 مارچ ،، کے این ایس ،، عید الفطر سے قبل کشمیر کے کئی حصوں میں مٹن سرکاری طور پر مقررہ نرخ سے زیادہ فروخت ہو رہا ہے، صارفین کا الزام ہے کہ حکام حکومت کی قیمتوں کو نافذ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق جموں وکشمیر انتظامیہ نے گوشت کی قیمت 750 روپے فی کلوگرام مقرر کی ہے۔ تاہم، کشمیر کے کئی اضلاع کے لوگوں کا کہنا ہے کہ کئی بازاروں میں گوشت 800 روپے فی کلوگرام تک فروخت ہو رہا ہے۔ سرینگر، بارہمولہ، بانڈی پورہ اور وادی کے دیگر/110

جام بے طلب ہی کیوں

-ماہین خان-

عمومی طور پر میں نے جو ناول پڑھ رکھے ہیں وہ یا تو کسی کی ماضی کی یاد سے وابستہ ہوتے ہیں یا ان میں فکشن کے ذریعے ایک ایسی خلائی دنیا آباد کی ہوئی ہے جس کا تصور عام فرد کی زندگی میں ممکن نہیں۔ ساتھ میں کچھ ناول مذہبی رنگ سے خالی اور کچھ مذہب کے رنگ کو بہت زیادہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ ناول دوسرے ممالک اور ان کے شہروں کی داستانوں پر محیط ہوتے ہیں، اور کچھ خالص محب وطن پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ لیکن کچھ ناول اپنی مثال آپ ہوتے ہیں اور ان میں صحت مند ادب کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔ غرض آج کے ادب میں ناول کی صنف میں ہر طرح کا موضوع صحیح اور غلط طریقے سے پیش کیا جا رہا ہے۔

مجھے "جام بے طلب" ان سب صحیح اور غلط کیفیات کو اپنے اندر سمویا ہوا محسوس ہوا۔ اس ناول کو پڑھتے ہوئے مجھے جو بات سب سے زیادہ محسوس ہوئی وہ حقیقت کے قریب تر جذبات کی عکاسی ہے۔ کہیں بھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم اس ناول کو اپنی زندگی سے موازنے میں نہیں لے سکتے۔ ایک ایک سطر حقیقت پر مبنی نظر آتی ہے اور انسانی کیفیات کو بیان کرنے کا خوب صورت عنصر محسوس ہوتا ہے۔

جہاں تک بات ہے منظر نگاری کی، تو کتاب کا سرورق ہی کامیاب منظر نگاری کا ثبوت دے رہا ہے۔ اجیہ کا ایک خواب جو اس نے پورا ہوتے دیکھا۔ پُرسکون، شفاف... اللہ کی نعمتوں سے بھرا ہوا۔ ایک کامیاب لکھاری کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ منظر نگاری میں وہ عناصر پیدا کرتا ہے کہ قاری اس میں کھو جائے اور کہانی کے ساتھ ساتھ ایک فلم کی اسکرین دیکھنے کی مانند اس میں بہنے لگے۔ شفا باجی اس معاملے میں بہت حد تک کامیاب رہی ہیں کہ ناول پڑھتے وقت اس بات کا بالکل اندازہ نہیں ہوتا کہ کہاں کہاں سے نیا رخ موڑ لیا ہے اور اب ایک نئی صورتِ حال سامنے ہے۔ بلاشبہ یہ ناول طویل ہے لیکن قاری کو اس میں کہیں بوریت کا احساس نہیں ہوتا۔

ناول کا آغاز ایک انجانی فون کال سے ہوتا ہے جو آخر تک ایک ڈرامائی تجسس برقرار رکھتی ہے اور دو دوستوں کی دوستی کو بھی خطرے میں جھونک دیتی ہے۔ اگر کرداروں کی بات کی جائے تو سارے کردار ہی معمولی اور حقیقت سے قریب تر معلوم ہوتے ہیں، خاص کر ہیرو اور ہیروئن جن میں کوئی خاصیت نہیں پائی جاتی، خوب صورتی کا کوئی عنصر موجود نہیں، اور نہ ہی ان کی ذاتی خوب صورتی کو بیان کیا گیا ہے، بلکہ ان میں تو کئی خامیاں ہیں جنہیں پورے ناول میں سلجھایا گیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس میں ہر ہر لفظ دین کے خوب صورت وصف کو لیے ہوئے ہے خواہ وہ قاسم کا کلب جانا ہو، دیارِ غیر میں صبا کا ناصر کے لیے انتظار کرنا ہو، اجیہ پر حملہ ہو، نازیہ کی بیماری ہو، حوصلوں کی کمی ہو، سرمد کی ملاقات ہو اور پھر آخر میں شکرِ باری تعالیٰ ہو، لمحہ بہ لمحہ اس ناول سے ایک اسلامی ادب کی مہک آتی محسوس ہوتی ہے۔ اس ناول میں دوستی، محبت، رشتے، خلوص، کاروباری مسائل، لین دین، بلیک میلنگ اور نفسیات کو بہت اچھے انداز سے پیش کیا گیا ہے، ہاں کچھ جگہوں پر خلا باقی رہا جہاں مزید وضاحت اور منظر نگاری ہو سکتی تھی، کردار بھی مزید مضبوط ہو سکتے تھے۔ لیکن پوری کہانی کا پلاٹ ایسا جان دار ہے کہ وہ کمیاں نظر انداز کر دینے سے ناول کی صحت پر کوئی خاطر خواہ فرق نہیں پڑے گا۔

جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو

شاپنگ مال سے مجھے کچھ ضروری خریداری کرنی تھی پارکنگ ایریا میں بیٹے نے گاڑی روکی، میں اپنا عبایہ سنبھالتی گاڑی سے باہر آئی سامنے نظر پڑی۔ نوجوان خوبصورت لڑکی بڑے ناز وانداز وفاخرانہ طرز سے گاڑی سے نکلی پنڈلیوں سے اوپر تک ٹائیٹ اسکن کلر پاجامہ جو دور سے تو نظر بھی نہیں آرہا تھا ئی شرٹ، بکھرے بال کندھے پر جھولتا بیگ، آس پاس پچاس سے زیادہ لوگ تھے کچھ نے اسے تنقیدی نگاہوں سے دیکھا تو کسی نے داد وبینی نظروں سے، دعوت گناہ دیتی یہ بڑے انداز دلبرنہ سے شاپنگ مال کی طرف بڑھی چند اوباش ٹائپ لڑکے اس کی طرف لپکے کتنوں کے بازوؤں اور کندھے اس سے چھوئے لیکن یہ جدت پسند لڑکی بڑے فاخرانہ انداز اور بے شرمی سے لہلہاتی ایک سے دوسری دکان کے پھیرے لگاتی رہی۔ کس کی نظروں پر پہرے لگائیں؟ اس بے باکانہ طرز عمل کو کس طرح روکیں۔ بازار تو ویسے ہی "بری جگہ" ہے۔ پھر ہر قسم وطبقہ سے تعلق رکھنے والے یہاں آتے ہیں۔ جن کی نظروں کا یہ لڑکی مرکز تھی۔ آج سب کی بد قسمتی کہیں کہ اسے جدت پسندی والے و بے حیائی کے مناظر ہر جگہ نظر ا?تے ہیں جو پورے معاشرے کو آلودہ کر رہے ہیں۔ دیکھا دیکھی اس نام نہاد اس ترقی کے راستے میں پر نئی نسل مبتلا ہوتی جا رہی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ دین اسلام کی تعلیمات واحکامات سے منہ موڑنا ہے۔ دین اسلام ضابطہ حیات ہے زندگی گزارنے کا کوئی معاملہ اور اس سے متعلق ہدایت سے ہمیں محروم نہیں رکھا گیا ہے میرے نبی ﷺ کی ذات اقدس جو قرآن پاک واحکامات کا مظہر ہیں پر اس کی تقلید وعمل پیرا ہی سے دنیا وآخرت منظور ہو سکتی ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ لبرازم اور نام نہاد جدت پسندی نے ہمیں احکامات الٰہی سے دور کر دیا ہے۔ آج ماڈرن دنیا ان احکامات الٰہی کی پیروی کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتی ہے۔ خصوصاً معاشرہ میں اس طرح عمل کی وجہ سے جو گندگی بے شرمی نظر آرہی ہے وہ لمحہ فکریہ ہے۔ صرف میرے نبی ﷺ کی اس ایک حدیث سے امت مسلمہ آراستہ ہو جائے تو پاکیزہ معاشرہ استوار کیا جا سکتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے "جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو" بخاری ومسلم کی یہ حدیث سے واضح ہے کہ "حیا" وہ ڈھال ہے جس کی بدولت بندہ ہر بدی وبرائی سے اپنی ذات کو بچا سکتا ہے۔ تقوٰی کی راہ پر گامزن ہو کر نہ صرف اپنی ذات بلکہ آس پاس والوں کے لیے بھی فلاح کے راستے کھول سکتا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک میں بھی اور اللہ رب العزت نے نہ صرف عورتوں بلکہ مردوں کو تاکید بھی حیا کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ سورہ النور میں رب العالمین کا فرمان ہے کہ "مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، یہی ان کے لیے پاکیزہ ہے لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں۔ سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والدین کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوندوں کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے (سورہ النور آیت 31،30) اسی طرح میرے رب نے بے حیائی کو شیطان کی خصلت کہا ہے۔ سورہ النور میں دوسری جگہ اللہ نے اس بات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ "اے ایمان والوں شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، جو شخص شیطان کے قدموں کی پیروی کرے گا تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ کا کرم وفضل ہم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی پاک صاف نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا اور سب جاننے والا ہے"۔

بے حد افسوس کا مقام ہے کہ اللہ رب العزت اور اس کے نبی ﷺ ہمیں بار بار "حیا" کی تلقین کر رہے ہیں لیکن آج اس حیا کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھ کر روندا جا رہا ہے مغرب کی اندھی تقلید نے مرد وعورت دونوں سے حیا کو دور کر دیا ہے۔ جبکہ اسی بے حیائی کی راہ نے مغرب کو گمراہیوں کے گڑھے میں دفنا دیا ہے اور آج ہم ان کی پیروی کرنا جدت اور ترقی کی علامت سمجھ رہے ہیں جبکہ اس ایک "حیا" کے بندھن سے جڑ کر ہم ہر برائی وبدی سے بچ سکتے ہیں باعث مقام افسوس کہ اس بے حیائی نے معاشرے کو اس قدر آلودہ کر دیا ہے کہ تعلیمی ادارے بھی اس محفوظ نہیں کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس بے حیائی اور جدت اندازی کی بدولت کوئی اندوہناک واقعہ نہ ہو، نور مقدم، زینب جیسے کئی واقعات جن سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے، روز کا معمول بن گئے ہیں۔ ان واقعات کے پیچھے کیا وجوہات ہیں ان سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے۔ دین اسلام نے چار محافظ عورت ذات کو عطا فرمائے ہیں، باپ، بھائی، شوہر اور بیٹا۔ ان محافظوں کے کچھ فرائض ہیں، ان محافظوں کے ہوتے ہوئے ایک عورت نیم برہنہ گھر سے نکلتی ہے کیوں؟ اگر کوئی اللہ کا بندہ اسے نصیحت کرے تو اسے دقیانوسی اور پرانے خیالات کا سمجھ کر اس سے کنی کترائی جاتی ہے، مائیں جو اولاد کی پہلی "درسگاہ" ہیں وہ اپنے ہاتھوں سے اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے جدید، انداز وتعلیمات سے آراستہ کر کے سر فخر سے بلند کرتی ہے کہ میں نے اپنی اولاد کی پرورش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر عورت کو تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکا گیا ہے۔ ضرورت پڑنے پر (شرعی) وہ گھر سے باہر بھی آسکتی ہے، حیا کے دائرے میں رہ کر گھر وباہر کے کام انجام دے سکتی ہے، ہمارے سامنے ام المومنین حضرت خدیجہ کی مثال ہے۔ حضرت اسماء ؓ شوہر کی غیر موجودگی میں اپنے جانوروں کی خود دیکھ بھال فرماتیں، صحابیات جہاد میں حصہ لیتی لیکن حیا کے زیور سے آراستہ ہو کر۔ ان خواتین اسلام پر آج بھی ہم فخر کرتے ہیں جو شرم وحیا کا پیکر تھیں۔ یہ ہماری آئیڈیل ہیں۔ بے شک حیات ہے تو پاکیزگی ہے، شرم ہے، حیا ہے تو نگاہیں جھکی ہوئی ہیں، حیا ہے تو ہر قدم سنبھل کر اٹھتا ہے۔ حیا ہے تو ماں باپ کی عزت واحترام ہے، حیا ہے تو شوہر کے لیے بیوی ہی مقدم ہے، حیا ہے تو عورت کے لیے شوہر ہی قابل عزت وتکریم ہے۔ حیا ہے تو بندہ پاکیزہ ہے، اس میں تقویٰ وپرہیزگاری ہے، اس حیا کو آج مغرب کی تقلید میں فراموش نہ کریں کہ دنیا بھی برباد ہو جائے اور آخرت بھی۔ کیونکہ حیا دین اسلام کی خاص فطرت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "بے شک ہر دین کی ایک خاص خصلت (فطرت، مزاج وپہچان) ہوتی ہے۔ اور اسلام کی وہ خاص خصلت "حیا" ہے۔

(سنن ابن ماجہ، صحیح بخاری)

اسی لیے مومن کوئی گناہ کرتے ہوئے شرماتا ہے۔

زہر بھی امرت

تحریر

-زاہد عباس-

کہتے ہیں پانی زندگی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ پودے، جانور اور انسان... سب کو زندہ رہنے کے لیے پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے، یا یوں کہیے کہ زندگی کا وجود ہی پانی پر ہے۔ اس میں کسی بھی قسم کی ملاوٹ انسانی زندگی تو کجا حیواناتی اور نباتاتی زندگی کے لیے بھی انتہائی خطرناک ہوا کرتی ہے، خاص طور پر کیمیکل زدہ اور سیوریج ملا پانی تو زہر قاتل ثابت ہوتا ہے... ایسا زہریلا پانی حلق سے اترتے ہی آنتوں کو زخمی کرنے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ زہر جسم کے ایک ایک حصے کو اپنی لپیٹ میں لے کر ناکارہ بنا دیتا ہے، جس کے باعث زندگی کی سانسیں ہمیشہ کے لیے رک جاتی ہیں۔ پھر زندگی کا قصہ تمام اور انسان منوں مٹی تلے دفن... نہ بجلی کا جھنجھٹ اور نہ پانی کی طلب... ساری پریشانیوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔

ارے ارے گھبرایئے مت، اور نہ ہی اسے پڑھ کر خوف زدہ ہونے کی ضرورت ہے... بس اس بات پر یقین پختہ کر لیجیے کہ جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے! جی ہاں یہی سچ ہے کہ جسے اللہ زندہ رکھنا چاہے، زہر بھی اُس کے لیے امرت بن جایا کرتا ہے۔ یہ جھوٹ نہیں، یقین مانیے بالکل سچ کہہ رہا ہوں، کیونکہ میں لانڈھی کے ایک ایسے سیکٹر سے واقف ہوں جہاں کے مکین پینے کے صاف پانی کے نام پر نہ صرف سیوریج ملا بدبودار پانی پینے پر مجبور ہیں بلکہ مختلف اقسام کے انتہائی زہریلے کیمیکل بھی اپنے جسم میں اتارتے جا رہے ہیں۔ ویسے تو واٹر بورڈ کی جانب سے شہریوں کے لیے پینے کے صاف پانی کے بجائے سیوریج زدہ پانی کی سپلائی نئی بات نہیں، لیکن اس علاقے میں انتہائی خطرناک کیمیکلز کی سپلائی تو ایک نیا ہی اقدام ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسا کیا ہے، جس کے باعث یہاں کے مکین اس زہر کو اپنے جسم میں اتارنے پر مجبور ہیں؟ اس حقیقت کو جاننے کے لیے احمد بھائی کی جانب سے دیا جانے والا بیان ہی کافی ہے، وہ کہتے ہیں:

"ہم پینے کے لیے پانی تو پہلے سے ہی خرید کر استعمال کر رہے ہیں، اگر دس پندرہ دن میں گھریلو استعمال کے لیے تھوڑا بہت پانی مل جاتا تھا تو وہ سیوریج زدہ ہوتا تھا، لیکن جب سے نالوں کی صفائی کے لیے بھاری مشینری کا استعمال کیا گیا ہے ہمارے علاقے کی جانب جاتی ہوئی پانی کی لائن کی ایسی تیسی کر دی گئی ہے، یعنی سیکٹر B/36 کو جاتی یہ لائن جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے مختلف فیکٹریوں سے خارج ہونے والا کیمیکل پانی کی مین لائن میں داخل ہو رہا ہے، یوں علاقے کو سپلائی کیا جانے والا پانی سیوریج اور کیمیکلز سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں ہوا بلکہ جب جب پیسہ بنانے کے لیے نالوں کی صفائی کا ڈرامار چایا گیا یہی کچھ دیکھنے کو ملا، جب بھی ایسی صورت حال ہوئی ہم نے ہمیشہ لانڈھی واٹر بورڈ آفس پر شکایات درج کروائیں لیکن جواب نفی میں ہی آیا۔ متعدد مرتبہ ان خستہ حال لائنوں خصوصاً دس ہزار روڈ سے گزرتی مین لائن کی نشاندہی بھی کی گئی، لیکن ساری کوششیں بے سود وبے کار رہیں۔"

جبکہ 36 بی لانڈھی کے ہی رہائشی وسیم صدیقی بھی کچھ اسی قسم کے جذبات رکھتے ہیں، جن کا کہنا تھا:

"ایگزیکٹو انجینئر لانڈھی نہ تو اپنے دفتر میں بیٹھتے ہیں اور نہ ہی فون پر ملتے ہیں، دفتری عملہ کچھ سننے کو تیار نہیں، عوامی نمائندے ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں، بلکہ آج کل تو ضمنی الیکشن لڑنے کی مشق کرنے میں مصروف ہیں، انہیں اس مسئلے سے کیا دل چسپی! انہیں عوام کی زندگیوں سے زیادہ ایک سیٹ عزیز ہے۔ خیر ہر کوئی جانتا ہے کہ اس علاقے میں آنے والا پانی انسانی زندگیوں کے لیے انتہائی مضر ہے، جبکہ اس بات سے بھی سب واقف ہیں کہ اگر کبھی سپلائی بہتر ہونے لگے تو یہاں کا پانی بھاری رقم کے عوض ڈائنگ کمپنیوں کو فروخت کیا جاتا ہے، اعلیٰ افسران ہوں یا والو مین، سب کے بھتے بندھے ہوئے ہیں، واٹر بورڈ عملے کی بے حسی کے باعث ہی دس ہزار روڈ سے گزرتی پینے کے صاف پانی کی لائن نہ صرف خستہ حال ہو چکی ہے بلکہ ڈائنگ کمپنیوں کے لیے نکاسی آب یعنی سیوریج لائن بھی بن چکی ہے، ایسی صورت میں کوئی بھی سننے والا نہیں، عوام جائیں تو جائیں کہاں؟ پانی کے حصول کے لیے علاقہ مکین مجبوراً زمینی بورنگ کروا رہے ہیں، پانی نہ ملنے کی وجہ سے لوگ اپنی ضروریات کے لیے زیرِ زمین پانی پر انحصار کر رہے ہیں، لیکن ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی جانب سے زیرِ زمین پانی انسانی استعمال کے لیے انتہائی نقصان دہ قرار دیا جا چکا ہے، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق عام طور پر 500 ٹی ڈی ایس (ٹوٹل ڈزالو سالڈ) تک کا پانی انسانی استعمال کے قابل ہوتا ہے، لیکن کراچی کے زیرِ زمین پانی میں 3 ہزار سے 35 ہزار کے درمیان ٹی ڈی ایس پائے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں انسانی زندگی کے لیے ہوا، پانی اور آگ انتہائی ضروری ہیں۔ کے الیکٹرک کی جانب سے کی جانے والی بدترین لوڈشیڈنگ کی وجہ سے پنکھے نہیں چلتے، اس لیے ہوا نہیں ہے، جبکہ پانی کراچی واٹر بورڈ نے بند کر رکھا ہے، رہی آگ... تو اس پر بھی سوئی سدرن گیس کمپنی کا قبضہ ہے۔ یوں ہوا، پانی اور آگ ملے بنا کراچی کے شہری معجزانہ طور پر زندہ ہیں، بلکہ اپنی زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ افسوس صد افسوس جو شہر معاشی حب ہے اور پورے ملک کو ستر فیصد ریونیو ادا کرتا ہے وہ بے یار و مددگار ہے، یہ شہر ہر آنے والے دن کے ساتھ مسائلستان بنتا جا رہا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قلتِ آب میں مزید اضافہ ہو رہا ہے، یہاں کے باسی پانی جیسی بنیادی نعمت سے محروم ہیں، اور حکومت کی جانب سے بجائے محرومیوں کے ازالے کے، پانی جیسی بنیادی سہولت کے نام پر سیاست کی جاتی ہے۔ سمندر کے کنارے آباد اس شہر کے عوام کا بوند بوند پانی کو ترسنا لمحہ فکریہ نہیں تو اور کیا ہے؟ یہاں نلکوں میں پانی کے بجائے ہوا آتی ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ حکمران شہریوں کو پانی جیسی نعمت فراہم کرنا ہی نہیں چاہتے، تبھی تو اس شہر کے اکثر علاقوں میں کئی کئی ماہ سے پانی کی سپلائی بند ہے۔"

وسیم کی باتوں کے درمیان لقمہ دینے والے صغیر بھائی بھی خوب تھے، مسکراتے ہوئے کہنے لگے:

"بھائی صاحب یہ مسئلہ صرف اس علاقے کا نہیں، پورے شہر کی یہی صورت حال ہے۔ اگر کسی علاقے میں پانی آتا بھی ہے تو وہ انتہائی گندا اور بدبودار ہونے کی وجہ سے ناقابلِ استعمال ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ واٹر بورڈ کے ذمے دار ملازمین کی غفلت، لاپروائی اور بے حسی کے باعث لوگ نہ صرف انتہائی مضرِ صحت پانی پینے پر مجبور ہیں بلکہ بعض علاقوں میں تو اس قدر خراب پانی آتا ہے جس میں مختلف قسم کے جراثیم پائے گئے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو کر اسپتالوں میں دھکے کھانے پر مجبور ہیں۔ واٹر بورڈ کے نااہل اور راشی افسران کی وجہ سے اس محکمے کا پورا نظام تباہ ہو چکا ہے، زیرِ زمین پائپ لائنیں بوسیدہ ہو چکی ہیں، محکمے کی جانب سے نئی پائپ لائنیں بچھانے کا کوئی کام نہیں ہوا، اکثر علاقوں میں سیوریج اور پینے کے پانی کی لائنیں ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے مین لائنوں کی حالت بوسیدہ ہو چکی ہے، جس کی وجہ سے گندا پانی، پینے کے پانی کی لائنوں میں جا ملتا ہے۔ چونکہ ان لائنوں کی مرمت اور دیکھ بھال کا کام باقاعدگی سے نہیں ہوتا اس لیے یہاں گندے اور بدبودار پانی کی سپلائی کی شکایات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک وجہ اور بھی ہے، وہ یہ کہ ہر دوسرے شخص نے اپنے گھر کی موٹر مین لائن پر لا کر نصب کر دی ہے جس کے باعث نالے سے گزرتی لائنوں میں رساو ہوتا رہتا ہے اور جب موٹریں چلتی ہیں تو نالے کا پانی بھی سک ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ا?ئے دن پینے کے پانی میں سیوریج کا پانی مل جاتا ہے۔ اگر ان گھروں تک سپلائی بہتر کر دی جائے تو خاصی حد تک سیوریج زدہ پانی سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔"

وسیم صدیقی، احمد اور صغیر بھائی کی شکایات اپنی جگہ درست ہیں، مگر یہ بھی سچ ہے کہ شہر میں پینے کے پانی کی روزانہ ضروریات کا تخمینہ 918 ملین گیلن ہے، لیکن شہر کو مجموعی طور پر 580 ملین گیلن کے لگ بھگ یومیہ پانی فراہم کیا جا رہا ہے، جب کہ فراہمی کے بوسیدہ نظام کی وجہ سے فراہم کیے جانے والے پانی میں سے 174 ملین گیلن پانی ضائع ہو جاتا ہے، اور بہ مشکل 406 ملین گیلن پانی ہی شہریوں کو میسر ا?تا ہے، جو کہ شہر کی ضرورت کا محض 44 فیصد ہے۔ اس سلسلے میں یہاں کے باسیوں کو سبز باغ تو دکھائے جاتے ہیں لیکن انہیں عملی جامہ پہنانے کے لیے کسی بھی قسم کے اقدامات نہیں کیے جاتے۔ اب کے فور منصوبے کو ہی لیجیے، جس کے ذریعے شہر کو مجموعی طور پر 650 ملین گیلن پانی یومیہ فراہم کیا جانا ہے۔ منصوبے کے مطابق پہلے اور دوسرے مرحلے میں 260، جب کہ تیسرے مرحلے میں 130 ملین گیلن یومیہ پانی فراہم کیا جائے گا، لیکن یہ منصوبہ کم از کم 11 سال سے تاخیر کا شکار چلا آرہا ہے، اور اس پر لاگت کا تخمینہ بھی 15 ارب روپے سے بڑھ کر 75 ارب روپے تک پہنچ چکا ہے۔ سست روی کا شکار اس منصوبے کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ کراچی کے شہریوں کے لیے اضافی پانی کی فراہمی کا یہ منصوبہ بھی فائلوں کی نذر ہونے کے قریب ہے۔ آبی امور کے ماہرین کے مطابق کراچی میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اضافی پانی کی فراہمی کے منصوبے کو جنگی بنیادوں پر مکمل کرنے کی ضرورت ہے، جب کہ پانی کی فراہمی کے بوسیدہ اور پرانے نظام میں بہتری لانے کے لیے بڑی سرمایہ کاری کرنا ہوگی، تاکہ شہر میں پانی کی منصفانہ تقسیم ممکن بنائی جا سکے۔ اس کے علاوہ ہمارے حکمرانوں کی ذمے داری ہے کہ عوام کو صاف شفاف، صحت مند اور منرلز سے بھرپور پانی فراہم کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کریں، سمندری پانی صاف کرنے کے لیے پلانٹ لگائے جائیں

اور گھروں میں سپلائی ہونے والے پانی کے پانپوں کو صاف رکھنے کا مستقل نظام بنائیں. چھوٹے پیمانے پر آلودہ پانی کی صفائی کے طریقوں سے آگاہی دینے کے ساتھ شہریوں کو اس سے متعلق سستے آلات اور مشینیں بھی فراہم کی جائیں۔ شہریوں میں یہ شعور اجاگر کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ پانی کا استعمال اعتدال سے کیا جائے۔ ان امور پر عمل کرکے ہی کراچی جیسے میٹرو پولیٹن شہر میں پانی کی شدید قلت پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

زندگی دھوپ، تم گھنا سایہ

تحریر

-فائزہ مشتاق

ہمیں پڑھاو نہ رشتوں کی کوئی اور کتاب
پڑھی ہے باپ کے چہرے کی جھریاں ہم نے

والدین دنیا کا مضبوط ترین رشتہ اور حوالہ ہیں۔ جہاں ماں کے قدم جنت کی نوید سناتے ہیں وہیں وادی جنت کی کنجی باپ کی رضا میں پوشیدہ ہے۔ یہ باپ ہی ہے جو زمانے کی تند وتیز ہواؤں میں خود سہہ کر اپنے گھونسلے کو تنکا تنکا ہونے سے بچاتا ہے، یہ باپ ہی تو ہے جس کی ذات کا خوف بچوں کو بے جا ضد کرنے سے باز رکھتی ہے، جس کے گھر میں داخل ہوتے ہی بپا شور وفساد یکدم سکوت میں بدل جاتا ہے، جس کی ایک آواز ہی دم سادھے جانے کے لیے کافی ہے، جس کی ذات بظاہر خول نما سخت مگر درحقیقت بے لوث، ان مول، بے غرض، الفت وقربانی کا پیکر، دسترخوان پر موجود ہو تو تمام بے جا نخرے بھی دب جاتے ہیں، جس کا ذکر بچوں کی لڑائی ختم کرتی ہے "بابا آجائیں سب بتاوں گا..." یہ باپ ہی تو ہے جو اپنے جگر گوشوں کو خود سے زیادہ کامیاب دیکھنا چاہتا ہے، جسے ان کی ذرا سی تکلیف بھی شدت سے محسوس ہوتی ہے، جو بوجھل حالات میں بھی اپنی تڑپ کو یکسر بھلائے آشیانے کو سمیٹنے کا فن جانتا ہے، جو سونے کے نوالے کی جدوجہد میں شیر کی نگاہ رکھنا نہیں بھولتا اور اکثر یہ الفاظ گونجتے ہیں "خبردار جو آئندہ فلاں جگہ پر دوبارہ نظر آئے۔" یہ باپ ہی ہے جس کا سمجھایا سبق زندگی بھر یاد رہ جاتا ہے، یہ وہی باپ ہے جو جگر گوشوں کی بہتر شخصیت پہ سمجھوتے نہیں کرتا، جو اپنی زندگی بچوں کی جوانی میں ڈھال کر آسودہ دکھائی دیتا ہے۔ گویا باپ سارے ایک سے ہی ہوتے ہیں، جن کی قربانی کے عوض زمانے کو نیا لہو ملتا ہے، نئی کرنیں پھر سے طلوع ہوتی ہیں۔ ایسے ہی بہت سے باپ جن کی زندگانی پردیس کے حوالے ہو جاتی ہیں اور اپنوں کے بہتر مستقبل تعیشات کا ڈھیر لگاتے بے گانے ماحول میں ہی رہنے پر مجبور رہتے ہیں۔

"پردیس میں جب باپ بننے کی خبر ملی' کیا احساسات تھے؟ ملک خاور جو کہ گزشتہ پندرہ برسوں سے دبئی میں مقیم اور بطور انجینئر نجی کمپنی سے وابستہ ہیں' ان کا کہنا ہے کہ ان کے دبئی آنے کے تقریباً کچھ ماہ بعد ہی یہ خوش خبری ملی تھی' دو چوں کہ پہلی بار باپ کے رتبے پہ فائز ہوئے اور دور بھی تھے تو شاید یہی وجہ بنی کہ اس وقت اس خوب صورت رشتے کا احساس نہیں کر پائے مگر جب سال بعد چھٹیوں پہ گھر لوٹے اور پہلی بار بیٹے کو گود میں اٹھایا، وہ لمحات ناقابلِ بیان ہیں۔ ایسے لگا کہ اصل میں باپ تو آج ہی بنا ہوں' زندگی یکدم حسین اور بدلی ہوئی محسوس ہوئی' وہاں گزارہ ہوا ہر لمحہ اپنے جگر گوشے کے ساتھ بتانے کی کوشش کرتے رہے۔

گفتگو کا حصہ بنتے ہوئے اشتیاق احمد اپنی یادوں کے دریچے کھولتے ہیں کہ چالیس سال قبل معاش انہیں روشنیوں کے شہر کھینچ لایا۔ آبائی شہر راولپنڈی تھا، سو کراچی ہی پردیس ٹھہرا۔ اس دور میں ٹیلی فون کی سہولت میسر نہ تھی، عموماً اہل خانہ کی جانب سے پیغام رسانی کا سلسلہ مالک مکان کے فون سے ہو جایا کرتی۔ اولاد کی خبر سننے کے لیے طویل عرصہ کان ترستے رہے دیار غیر میں جب یہ اطلاع ملی تو گویا سرخوشی کا عالم تھا۔ کوئی اپنا تو تھا نہیں جس کے گلے مل کر خوشی بانٹتا۔ دوستوں نے ہی شانوں پر اٹھا لیا اور اونچی آواز میں ریکارڈر بجنے لگا۔ خوشی کو سمیٹنے کی کوشش تو کی، دل چاہا کہ اڑ کر وہاں پہنچ جاو? ں مگر پیٹ بھی تو ساتھ لگا تھا صبر کرنا ہی پڑا۔

باپ بیٹی کا انوکھا بندھن پیار ومحبت، مان، بے تحاشا لاڈ سے گندھا ہوتا ہے۔ جہاں گڑیا کو چوٹ پہنچی، باپ کا دل بھی کھنچ جاتا ہے۔ عموماً بیٹیاں ماں کی نسبت باپ سے زیادہ قربت رکھتی ہیں۔ ایسی ہی ایک بیٹی اپنے احساسات بیان کیے کہ وہ والد سے زیادہ قریب تھیں تو ہر کام میں ان کا مشورہ درکار ہوتا' ان کی غیر موجودگی خلش پیدا کر دیتی۔ قدم قدم پر والد کی شفقت، وقت اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، ان سب کی عدم موجودگی نے شخصیت پر بھی اثر ڈالا۔

"جب باپ ہو گے، تب پوچھوں گا۔" والد صاحب اکثر میری الجھنوں پہ یہی کہا کرتے۔ محسن نواز اپنے والد کی یادوں کے تذکرے پر آبدیدہ ہو گئے اور گویا ہوئے

لبنان نے پہلے جنگ بندی کا کیا مطالبہ، اسرائیل کے ساتھ امن مذاکرات کے لیے تیار

بیروت، لبنان: لبنان اسرائیل کے ساتھ براہ راست امن مذاکرات شروع کرنے کے لیے تیار ہے لیکن اس نے شرط رکھی ہے کہ مذاکرات شروع ہونے سے پہلے جنگ بندی ہونی چاہیے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب اسرائیل لبنان پر زمینی حملے کی دھمکی دے رہا ہے، جو 2006 کی جنگ کے بعد اس کی سب سے بڑی زمینی کارروائی ہو سکتی ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اپنے قریبی مشیر رون ڈرمر کو لبنان کے ساتھ سفارتی مذاکرات میں اسرائیل کی قیادت سونپی ہے۔ دریں اثنا، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر مبینہ طور پر امریکہ کی جانب سے ان مذاکرات میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ مذاکرات چند دنوں میں شروع ہو سکتے ہیں اور پیرس یا قبرص میں ہو سکتے ہیں۔ ان میں ممکنہ طور پر آمنے سامنے براہ راست بات چیت شامل ہو سکتی ہے۔ ایسی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں کہ فرانس نے ایک امن منصوبہ تجویز کیا ہے جس میں حزب اللہ کے تخفیف اسلحہ اور لبنان کی طرف سے اسرائیل کو جنگ کے خاتمے کی شرائط کے طور پر تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تاہم الجزیرہ کے مطابق فرانسیسی وزارت خارجہ نے ان خبروں کی تردید کی ہے۔ لبنانی حکام نے عندیہ دیا ہے کہ وہ مذاکرات پر آمادہ ہیں لیکن لبنانی پارلیمنٹ کے اسپیکر اور امل تحریک کے رہنما نبیہ بری نے کہا کہ مذاکرات شروع ہونے سے پہلے جنگ بندی ضروری ہے۔ دریں اثنا مغربی ایشیا میں فوجی سرگرمیوں کی وجہ سے علاقائی کشیدگی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، ریاستہائے متحدہ امریکہ کی سینٹرل کمانڈ نے کہا کہ امریکی افواج ایرانی فوجی صلاحیتوں کے خلاف اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دریں اثناء [illegible] پریس ٹی وی نے اطلاع دی ہے کہ ایک عراقی مزاحمتی گروپ نے فوٹیج جاری کی ہے جس میں مغربی ایشیا میں امریکی فوجی اڈوں پر حملہ کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ عراق میں امریکی اڈے پر مبینہ حملے کے بعد آگ بھڑک اٹھی۔ مار گرائے جانے والے ڈرونز کی کل تعداد 118 ہو گئی۔ ایک اور ایرانی خبر کے مطابق، ایرانی مسلح افواج نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے مزید چار ڈرون مار گرائے ہیں،

ایران، اسرائیل جنگ:

سوئزرلینڈ نے امریکی فوجی طیاروں کیلئے فضائی حدود بند کردی

سوئزرلینڈ نے بڑا فیصلہ لیتے ہوئے اپنی فضائی حدود کا استعمال امریکی فوجی طیاروں کیلئے محدود کر دیا ہے۔ سوئزرلینڈ حکومت نے کہا ہے کہ اس کی پرانی پالیسی غیر جانبدار رہنے کی ہے، اس لئے جنگ سے منسلک امریکی طیاروں کو اپنی فضائی حدود سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سوئزرلینڈ نے واضح کیا ہے کہ انسانی ہمدردی یا طبی امداد سے وابستہ پروازوں کو اجازت ملتی رہے گی۔ جیسے زخمیوں کو لے جانے والی پروازیں یا امدادی کاموں سے جڑے طیارے سوئس فضائی حدود کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ایران اور اسرائیل-امریکہ جنگ کے درمیان

ہرمز کو کھلا رکھنے کی فکر دیگر ممالک کو بھی کرنی چاہیے: ڈونلڈ ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سنیچر کے روز کہا کہ وہ ممالک جو آبنائے ہرمز سے سپلائی ہونے والے تیل پر انحصار کرتے ہیں، انہیں امریکی مدد سے گزرگاہ کو کھلا رکھنے کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ واضح رہے کہ امریکہ اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف جنگ شروع کیے جانے کے بعد سے عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں 40 فیصد اضافہ ہوا ہے کیونکہ ایران نے حملوں کے ردعمل میں اس اہم سمندری گزرگاہ کو بند کر دیا اور خلیجی ممالک میں توانائی کی تنصیبات پر حملے کیے۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر ایکس پوسٹ میں لکھا کہ "امریکہ نے فوجی، اقتصادی اور ہر طرح سے ایران کو شکست دے دی ہے اور مکمل طور پر تباہ کر دیا، لیکن آبنائے ہرمز سے تیل حاصل کرنے والے ممالک کو اس راستے کا خیال رکھنا چاہیے، اس سلسلے میں ہم ان کی مدد کریں گے--- اور بہت کچھ! امریکہ ان ممالک کے ساتھ بھی تعاون کرے گا تاکہ سب کچھ تیزی سے، آسانی سے اور اچھی طرح سے ہو جائے۔ یہ ہمیشہ ایک ٹیم کی کوشش ہونی چاہیے تھی، اور اب ہو گی۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ ریاستہائے متحدہ جلد ہی آبنائے سے گزرنے والے ٹینکروں کی حفاظت شروع کر دے گا۔ اسی کے ساتھ انہوں نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ چین، فرانس، جاپان، جنوبی کوریا اور برطانیہ گزرگاہ کو محفوظ بنانے کے لیے اپنے بحری جنگی جہاز بھیجیں گے۔ ایرانی حملوں نے آبنائے ہرمز میں سمندری ٹریفک کو روک دیا ہے، جہاں سے عام طور پر عالمی سطح پر خام تیل اور مائع قدرتی گیس کا پانچواں حصہ گزرتا ہے۔ یہ اپنے تنگ ترین مقام پر صرف 54 کلومیٹر (34 میل) چوڑا ہے۔

"امریکی فوجی اڈے بند کرو یا حملوں کیلئے تیار رہو"

امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر جنگ تھوپے اور ایران کی جانب سے جوابی حملوں کو بمشکل دو ہفتے ہوئے ہیں لیکن اس دوران جنگ کا پورا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ ۱۵ دن قبل تک کسی کو بھی اندازہ نہیں ہوگا کہ ایران اس جنگ میں تنہا ان دونوں ممالک پر نہ صرف بھاری پڑ جائے گا بلکہ وہ امریکہ اور اسرائیل کے سامنے جنگ ختم کرنے کی شرطیں بھی پیش کریگا۔ گزشتہ دنوں ایران کے نئے سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای نے قوم سے خطاب میں جہاں اہل ایران کا حوصلہ بڑھایا اور انہیں متحد و ثابت قدم رہنے کی تلقین کی وہیں انہوں نے جنگ ختم کرنے کے لئے کچھ سخت شرائط پیش کی ہیں جس سے پوری دنیا کے ماہرین نہ صرف حیرت زدہ ہیں بلکہ وہ ایران کی بالادستی کو بھی تسلیم کر رہے ہیں۔

جنوب مشرقی ایشیا کی فوجی تنظیموں کو نشانہ بنانے والی سائبر جاسوسی مہم بے نقاب

بروسلز۔ ایم این این۔ سائبر سکیورٹی کمپنی پالو آلٹو نیٹ ورکس کے تحقیقاتی ادارے Unit42 کی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی فوجی تنظیموں کے خلاف ایک منظم سائبر جاسوسی مہم چلائی جا رہی ہے جس کے پیچھے مبینہ طور پر چین سے وابستہ عناصر ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یہ مہم کم از کم 2020 سے جاری ہے اور اس کا بنیادی مقصد فوجی صلاحیتوں، تنظیمی ڈھانچوں اور مغربی افواج کے ساتھ تعاون سے متعلق حساس معلومات حاصل کرنا ہے۔ تحقیق کے مطابق اس سرگرمی کو CL-STA-1087 نامی کلسٹر کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، جسے ماہرین ایک ممکنہ ریاستی سرپرستی میں چلنے والی کارروائی قرار دیتے ہیں۔ ہیکرز نے مخصوص فوجی معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے انتہائی ہدفی طریقے استعمال کیے اور بڑے پیمانے پر ڈیٹا چوری کرنے کے بجائے منتخب حساس فائلوں کو نشانہ بنایا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حملہ آوروں نے کئی خصوصی میلویئر ٹولز استعمال کیے جن میں AppleChris اور MemFun نامی بیک ڈور پروگرام اور Getpass نامی کریڈینشل ہارویسٹر شامل ہیں۔ یہ ٹولز متاثرہ سسٹمز میں خفیہ رسائی برقرار رکھنے، پاس ورڈ حاصل کرنے اور کمانڈ اینڈ کنٹرول سرورز کے ذریعے ڈیٹا منتقل کرنے کے لیے استعمال کیے گئے۔ ماہرین کے مطابق اس قسم کی مہمات کو عام طور پر ایڈوانسڈ پرسسٹنٹ تھریٹ کہا جاتا ہے، جن میں حملہ آور طویل عرصے تک خاموشی سے نیٹ ورکس میں موجود رہتے ہیں اور مخصوص معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ حملہ آوروں نے کئی مہینوں تک غیر فعال رہ کر اپنے آپ کو چھپائے رکھا اور پھر مناسب موقع پر حساس معلومات حاصل کیں۔ سائبر سکیورٹی ماہرین کا کہنا ہے کہ فوجی اور حکومتی اداروں کے خلاف اس طرح کی طویل مدتی سائبر جاسوسی مہمات عالمی سلامتی کے لیے بڑا خطرہ بن سکتی ہیں

بنگلہ دیش کی پیٹرولیم مصنوعات بارے درخواست کا بھارت مثبت جائزہ لے رہا ہے۔ حکام

نئی دہلی ڈھاکہ۔ ایم این این۔ ہندوستان اضافی ڈیزل کی بنگلہ دیش کی درخواست پر مثبت طور پر غور کر رہا ہے کیونکہ ڈھاکہ خلیجی آرماگیڈن کی وجہ سے توانائی کی فراہمی کے جاری خدشات کے درمیان اپنے ایندھن کے ذخائر کو بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں ہندوستانی ہائی کمشنر پرنائے ورما نے پیر کو دی فنانشل ایکسپریس کو بتایا کہ نئی دہلی اس درخواست کا صحیح معنوں میں جائزہ لے رہا ہے۔ "بنگلہ دیش ہندوستان کا ایک بہت اہم دوست ہے اور ہم اس کی ترقی کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم درخواست کا مثبت جائزہ لے رہے ہیں۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ایک عہدیدار نے کہا کہ ہندوستان کو حتمی فیصلہ لینے سے پہلے اپنے گھریلو اسٹاک کی پوزیشن اور نومالی گڑھ ریفائنری لمیٹڈ کی پیداواری صلاحیت کا بھی جائزہ لینا ہوگا۔ بنگلہ دیش توانائی کے شعبے میں جاری چیلنجوں سے نمٹنے اور مستحکم فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد متبادل ذرائع سے ایندھن کی بڑھتی ہوئی درآمدات کی تلاش میں ہے۔ اس کوشش کے ایک حصے کے طور پر، حکومت بھارت سے اضافی 50,000 ٹن ڈیزل درآمد کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ سٹی اور لوکل گائیڈز بنگلہ دیش کی وزارت خزانہ کے حکام نے بتایا کہ وزیر خزانہ امیر خسرو محمود چودھری نے اتوار کو ڈھاکہ میں بھارتی ہائی کمشنر سے ملاقات کے دوران یہ معاملہ اٹھایا۔ حکومت نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد ایندھن کے عام ذخائر کو برقرار رکھنا اور ملک بھر میں بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ حکام کا خیال ہے کہ اگر متعلقہ کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ طے پا جاتا ہے تو اس سے توانائی کی موجودہ صورتحال کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔ بنگلہ دیش فی الحال سرحد پار پائپ لائن کے انتظام کے ذریعے نومالی گڑھ ریفائنری سے ڈیزل درآمد کرتا ہے۔ بنگلہ دیش پیٹرولیم کارپوریشن اور نومالی گڑھ ریفائنری کے درمیان معاہدے کے تحت، کشید ایندھن کا تیل بھارت کے سلی گوڑی ڈپو کو بنگلہ دیش کے پاربتی پور ڈپو سے جوڑنے والی پائپ لائن کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔ دونوں فریقوں نے 22 اکتوبر 2017 کو ڈیزل کی پائپ لائن کی فراہمی کو آسان بنانے کے لیے 15 سالہ معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اگرچہ بنگلہ دیش کو معاہدے کے تحت 2026 میں 180,000 ٹن تک ڈیزل درآمد کرنے کی اجازت ہے،

چین کی جانب سے ایندھن کی برآمدات پر پابندی

آسٹریلیا کے ہوائی مسافروں کے لیے گہری تشویشناک

کینبرا۔ ایم این این۔ آسٹریلیا میں مائع ایندھن کی قلت اور قیمتوں میں اضافے کا خطرہ ان رپورٹس کے درمیان شدت اختیار کر گیا ہے جب چین نے تیل صاف کرنے والوں سے کہا ہے کہ وہ تمام ایندھن کی برآمدات روک دیں۔ اس سے ایران کے تنازع کی مدت اور تیل کی سپلائی پر اس کے اثرات کے بارے میں مسلسل عالمی غیر یقینی صورتحال میں اضافہ ہوتا ہے۔ جمعہ کو، آسٹریلین فنانشل ریویو نے رپورٹ کیا کہ چین نے آئل ریفائنرز کو تمام برآمدات روکنے کے لیے مطلع کیا ہے، جس سے آسٹریلیا کو بھیجے جانے والے کم از کم دو کارگوز پر شک ظاہر کیا گیا ہے۔ آبنائے ہرمز میں دو ٹرانسپورٹ بحری جہازوں کو بھی دھماکے سے اڑا دیا گیا ہے جو کہ دنیا کا سب سے اہم نقل و حمل کا راستہ ہے۔ جس سے امکان ہے کہ مستقبل میں بحری جہاز یہ سفر نہیں کریں گے جب تک تنازع جاری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چین کی طرح ایشیائی ریفائنریز نمایاں طور پر کم تیل حاصل کر رہی ہیں۔ سپلائی میں اس کمی کا مطلب ہے کہ ان ریفائننگ ممالک کو، بدلے میں، پیٹرول، ڈیزل اور جیٹ فیول کے لیے اپنی اسٹریٹجک ضروریات کا اندازہ لگانا چاہیے۔ ایشیائی ممالک اپنا 90 فیصد تیل مشرق وسطی سے حاصل کرتے ہیں۔ مائع ایندھن کے خالص درآمد کنندہ کے طور پر، آسٹریلیا ایشیائی ریفائنریز سے برآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔ یہ جیٹ ایندھن کے لیے خاص طور پر درست ہے۔ ہوابازی کے ماہرین نے طویل عرصے سے آسٹریلیا کے جیٹ فیول میں خلل کے خطرے کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ مثال کے طور پر، سڈنی ہوائی اڈے کے چیف ایگزیکٹو آفیسر، سکاٹ چارلٹن نے اشارہ کیا ہے کہ سڈنی مکمل طور پر جیٹ فیول کی درآمد پر انحصار کرتا ہے

نیتن یاہو کے نئے ویڈیو سے سوشل میڈیا پر ابہام

گزشتہ کچھ دنوں سے سوشل میڈیا پر یہ خبر یا افواہ گردش کر رہی ہے کہ ایران جنگ کا اصل سبب بننے والی اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی ایرانی حملے میں موت ہو گئی ہے۔ اس خبر کے پھیلنے کی وجہ یہ تھی کہ کچھ دنوں سے نیتن یاہو میڈیا کے سامنے نظر نہیں آ رہے تھے۔ اب گزشتہ ۳۱ مارچ کو ان کا ایک ویڈیو اپلوڈ کیا گیا ہے جو، سوشل میڈیا پر موضوع بحث بن گیا ہے۔ سوشل میڈیا صارفین کا ایک بڑا طبقہ اسے اے آئی ویڈیو قرار دے رہا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ کچھ دنوں سے نیتن یاہو میڈیا کے سامنے دکھائی نہیں دیئے تھے۔ اب جبکہ ان کا ویڈیو سامنے آیا ہے تو عوام کی توجہ اس ویڈیو میں نیتن یاہو کی ۶ انگلیوں کی جانب مبذول ہو گئی ہے۔ اس نے صارفین کے درمیان قیاس آرائیوں کو جنم دیا کہ یہ ویڈیو شاید ڈیپ فیک یا مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ ہو سکتا ہے۔ اس سے قبل، نیتن یاہو کے بارے میں یہ افواہ بھی گردش کر رہی تھی کہ وہ ایرانی حملے میں مارے جا چکے ہیں۔

ایران امریکہ جنگ: شمالی کوریا کے سپریمو کم جونگ اُن کی دہشت، جوہری صلاحیت کے حامل متعدد راکٹ لانچر کا کیا تجربہ

سیول، شمالی کوریا: مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان شمالی کوریا نے جدید ترین جوہری صلاحیت کے حامل ملٹیپل راکٹ لانچر سسٹم (ایم آر ایل ایس) کا تجربہ کیا۔ یہ تجربہ جنوبی کوریا کی جانب سے تقریباً 10 بیلسٹک میزائلوں کے تجربے کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے۔ شمالی کوریا کی سرکاری کورین سنٹرل نیوز ایجنسی (کے سی این اے) نے اطلاع دی ہے کہ کم جونگ ان نے ہفتے کے روز اس ٹیسٹ کی نگرانی کی۔ اس میں بارہ 600 ملی میٹر کیلیبر، انتہائی درست متعدد راکٹ لانچرز اور دو آرٹلری کمپنیاں شامل تھیں۔ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان اور ان کی بیٹی کم جوائے نے اس تربیتی مشق کا مشاہدہ کیا جس میں متعدد راکٹ لانچرز شامل ہیں۔ سرکاری میڈیا نے اتوار (15 مارچ) کو یہ اطلاع دی۔ یہ تجربہ جنوبی کوریا اور امریکی فوجوں کی اپنی موسم بہار کی فوجی مشقیں شروع کرنے کے چند روز بعد سامنے آیا ہے۔ کورین سنٹرل نیوز ایجنسی (کے سی این اے) نے اطلاع دی کہ کم جونگ ان نے ہفتہ (14 مارچ) کو ٹیسٹ کی نگرانی کی۔ رپورٹ کے مطابق کم نے کہا کہ یہ تجربہ پیانگ یانگ کے دشمنوں کو اس کے 420 کلومیٹر کی حدود میں بے چینی محسوس کرے گا اور ٹیکٹیکل جوہری ہتھیاروں کی تباہ کن طاقت کے بارے میں گہری سمجھ فراہم کرے گا۔ ایک اور تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ کم جونگ ان اور ان کی بیٹی، جوائے (AeJu) ایک فوجی افسر کے ساتھ دور سے لانچ کو دیکھ رہے ہیں۔ جوائے (AeJu) کو طویل عرصے سے ملک پر حکمرانی کے لیے اگلا سپریمو سمجھا جاتا رہا ہے۔ کئی ہائی پروفائل عوامی تقریبات میں ان کی حالیہ موجودگی نے اس یقین کو مزید تقویت بخشی ہے۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف (JCS) نے بتایا کہ ہفتہ (15 مارچ) کو انہوں نے شمالی کوریا سے مشرقی سمندر میں کئی لانچوں کا پتہ لگایا جسے جاپان کا سمندر بھی کہا جاتا ہے۔ سیول کے صدارتی محل (بلیو ہاؤس) نے ان لانچوں کو اشتعال انگیزی قرار دیتے ہوئے مذمت کی ہے جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کی خلاف ورزی ہے اور پیانگ یانگ پر زور دیا ہے کہ وہ فوری طور پر ایسے اقدامات بند کرے۔ یہ لانچنگ جنوبی کوریا کے وزیر اعظم کم من سیوک کے اس بیان کے چند گھنٹے بعد ہوئی جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا خیال ہے کہ پیانگ یانگ میں کم جونگ ان، سے ملاقات کرنا "اچھا" ہوگا۔ ٹرمپ انتظامیہ نے حالیہ مہینوں میں شمالی کوریا کے ساتھ اعلیٰ سطحی مذاکرات کو دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کی ہے، اس سال کم جونگ ان کے ساتھ ممکنہ سربراہی ملاقات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ ان اقدامات کو بڑی حد تک نظر انداز کرنے کے بعد، کم جونگ ان نے حال ہی میں کہا تھا کہ اگر امریکہ شمالی کوریا کی جوہری حیثیت کو قبول کرتا ہے تو دونوں ممالک ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔

تائیوان نے غیر معمولی غیر موجودگی کے بعد بڑی پیمانے پر چینی فوجی پروازوں کی اطلاع دی

تائی پے۔ ایم این این۔ تائیوان نے اتوار کے روز جزیرے کے ارد گرد بڑے پیمانے پر چینی فضائیہ کی سرگرمیوں کی واپسی کی اطلاع ہے۔ یہ اطلاع دو ہفتوں سے زیادہ کی غیر واضح غیر موجودگی کے بعد دی جس نے تائی پے میں بیجنگ کے مقاصد کے بارے میں قیاس آرائیوں کو جنم دیا۔ چین، جو جمہوری طور پر حکومت کرنے والے تائیوان کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے، عام طور پر روزانہ کی بنیاد پر جنگی طیارے، ڈرون اور دیگر فوجی طیارے جزیرے کے ارد گرد بھیجتا ہے۔ تائیوان کی وزارت دفاع نے اتوار کی صبح روزانہ کی تازہ کاری میں کہا کہ اس نے پچھلے 24 گھنٹوں کے دوران ا? بنائے تائیوان میں مرتکز 26 چینی فوجی طیاروں کا پتہ لگایا ہے۔ اس نے آخری بار 25 فروری کو اطلاع دی تھی کہ بہت سے لوگوں نے 30 طیاروں کو دیکھا جب کہ بیجنگ ایک اور "مشترکہ جنگی تیاری کا گشت" کر رہا ہے۔ 27 فروری سے، تائیوان نے 7 مارچ تک کسی چینی فوجی طیارے کی اطلاع نہیں دی، جب اس نے کہا کہ اس نے تائیوان کے جنوب مغرب میں دو طیارے دیکھے۔ اس کے بعد سے صرف چھٹ پٹ، چھوٹے پیمانے کے واقعات ہوئے ہیں۔ چین نے اپنے مقاصد کے بارے میں کوئی وضاحت فراہم نہیں کی ہے اور اتوار کو تبصرہ کرنے کی مزید درخواست کا جواب نہیں دیا۔ لیکن چین کے تائیوان امور کے دفتر نے ہفتے کے روز دیر گئے تائیوان کے صدر لائی چنگ تے کی اس تقریر پر تنقید کی جس میں دفاعی اخراجات کو بڑھانے اور جزیرے کی جمہوریت کے تحفظ کی ضرورت پر بات کی گئی۔ دفتر کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا، "لائی چنگ۔ تے جیسے لوگوں کو غلط اندازہ نہیں لگانا چاہیے؛ اگر وہ لاپرواہی سے خطرہ مول لینے کی ہمت کرتے ہیں، تو وہ اپنی قبر خود کھودیں گے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

بخیل کی مذمت

اللہ کسی اترانے والے شیخی باز سے محبّت نہیں کرتا، جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی ترغیب دیتے ہیں

تحریر ----
مولانا قاری محمد سلمان عثمانی

بخل کے معنی کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑ لینے، اس کا حریص بننے اور دوسروں سے روک رکھنے کے ہیں، بخل نہایت بری خصلت ہے۔یہ کم عقلی کی علامت ہے۔ بخیل، اللہ کے ہاں ناپسندیدہ شخص ہے۔ یہ ایک ایسی بد خصلت ہے جو انسان کی زندگی کے کسی ایک پہلو ہی پر اثر نہیں ڈالتی بل کہ اس کی سوچ اور عمل دونوں پر حاوی ہو جاتی ہے۔

بخل انسان کو اس طرح جکڑ لیتا ہے کہ وہ تمام عمر اس کے اثر سے نہیں نکل پاتا۔ بخل معنی کے لحاظ سے کرم کی ضد ہے۔ کرم کے معنی میں عطیہ، سخاوت اور خرچ کرنا شامل ہے جب کہ بخل میں نا صرف رکنا بل کہ خرچ کرنے کی جگہ پر روک لینا مراد ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ کا مفہوم ہے: ’’اور اس نے مال جمع کیا پھر اسے تقسیم سے روکے رکھا۔‘‘ (سورۃ المعارج)
بخل کرنے والے کے لیے قرآن وحدیث میں مذمت آئی ہے اور سخت وعیدیں ہیں، جس کو متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے، بخل کے معنی کنجوسی کے ہیں اور جہاں خرچ کرنا شرعاً اور عادتاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے، یا جس جگہ مال واسباب خرچ کرنا ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔
بخل درحقیقت مال کی محبت ہے اور مال کی محبت قلب کو دنیا کی طرف متوجہ کر دیتی ہے جس سے اللہ کی محبت ضعیف و کم زور ہو جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں، مفہوم: ’’اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بل کہ وہ ان کے لیے بُرا ہے۔ عن قریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔‘‘ (آل عمران)
بخیل کو اللہ کی مخلوق اور اللہ کی راہ میں کیے جانے والے کاموں سے بالکل رغبت نہیں ہوتی۔ اُس کی محبت کا محور تو صرف اُس کی اپنی دولت ہوتی ہے وہ اسی کو زندگی کو مقصودِ نظر جانتا اور مانتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے، مفہوم: ’’اللہ کسی اترانے والے شیخی باز سے محبت نہیں کرتا، جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی ترغیب دیتے ہیں۔ سنو! جو بھی منہ پھیرے، اللہ بے نیاز اور سزاوارِ حمد و ثناء ہے۔‘‘ (الحدید)
بخل کے بارے میں ایک اور مقام پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو بخل سے بچاؤ کہ اس نے پہلی اُمتوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ پس مسلمانوں کے شایانِ شان نہیں کہ وہ بخل کریں اور جہنم میں جائیں۔ بخل کے معنیٰ میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے۔
اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے بخل اور بد خلقی یہ دو خصلتیں ایمان دار میں جمع نہیں ہوتیں۔
اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے، بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو آنے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اُس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔
حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مفہوم: ’’لالچ سے بچتے رہو کیوں کہ تم سے پہلی قومیں لالچ کی وجہ سے ہلاک ہوئیں، لالچ نے انہیں بخل پر آمادہ کیا تو وہ بخل کرنے لگے اور جب قطع رحمی کا خیال دلایا تو انہوں نے قطع رحمی کی اور جب گناہ سے باز رہنے کا حکم دیا تو وہ گناہ میں پڑ گئے۔‘‘
بخل ایک نہایت ہی قبیح اور مذموم فعل ہے، نیز بخل بسا اوقات دیگر کئی گناہوں کا بھی سبب بن جاتا ہے اس لیے ہر مسلمان کو اس سے بچنا لازم ہے۔ بخل کے پانچ اسباب ہیں اور ان کا علاج بھی اس طرح ہے۔ بخل کا پہلا سبب تنگ دستی کا خوف ہے۔
اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کمی نہیں آتی بل کہ اضافہ ہوتا ہے۔
بخل کا دوسرا سبب مال سے محبت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ قبر کی تنہائی کو یاد کرے کہ میرا یہ مال قبر میں میرے کسی کام نہ آئے گا بل کہ میرے مرنے کے بعد ورثاء اسے بے دردی سے تصرف میں لائیں گے۔ بخل کا تیسرا سبب نفسانی خواہشات کا غلبہ ہے۔
اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ خواہشات نفسانی کے نقصانات اور اُس کے اُخروی انجام کا متواتر مطالعہ کرے۔ بخل کا چوتھا سبب بچوں کے روشن مستقبل کی خواہش ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ پر بھروسا رکھنے میں اپنے اعتقاد و یقین کو مزید پختہ کرے کہ جس رب نے میرا مستقبل بہتر بنایا ہے وہی رب میرے بچوں کے مستقبل کو بھی بہتر بنانے پر قادر ہے۔ بخل کا پانچواں سبب آخرت کے معاملے میں غفلت ہے۔
اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اس بات پر غور کرے کہ مرنے کے بعد جو مال و دولت میں نے راہِ خدا میں خرچ کیا وہ مجھے نفع دے سکتا ہے، لہٰذا اس فانی مال سے نفع اٹھانے کے لیے اسے نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا ہی عقل مندی ہے۔
حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا، مفہوم: ’’بندوں پر کوئی صبح نہیں آتی مگر اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! بخل کرنے والے کو تباہی عطا کر۔‘‘ (صحیح بخاری)
حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، مفہوم: ’’ظلم کرنے سے بچو کیوں کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہے اور بخل سے بچو کیوں کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور بخل ہی کی وجہ سے اپنوں نے لوگوں کے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا۔‘‘ (صحیح مسلم)
حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں، مفہوم: ’’بدترین عادتیں جو کسی انسان میں ہوں وہ دو ہیں: ایک وہ بخل جو بے صبر کردینے والا ہے، دوسرے وہ بزدلی ہے جو جان نکال دینے والی ہو۔‘‘ (ابوداؤد)
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مفہوم: ’’وہ شخص مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھا لے اور پاس ہی اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔‘‘ (شعب الایمان، مشکوٰۃ)
حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے، مفہوم: سخاوت، جنت میں ایک درخت ہے، پس جو شخص سخی ہوگا، وہ اس کی ایک ٹہنی پکڑ لے گا، جس کے ذریعے سے وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا، اور بخل جہنم کا ایک درخت ہے جو شخص بخیل ہوگا وہ اس کی ایک شاخ پکڑ لے گا، یہاں تک کہ وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کر کے ہی رہے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام ’’سخا‘‘ ہے۔ سخاوت اسی سے پیدا ہوتی ہے اور دوزخ میں ایک درخت ہے جس کا نام ’’شح‘‘ ہے، شح (بخل) اسی سے پیدا ہوا ہے، اس لیے شحیح (بخیل) جنت میں نہیں جائے گا۔
(شعب الایمان، مشکوٰۃ)
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور بخل سے بچائے۔ آمین

شارٹ کٹ

تحریر....
نقی احمد ندوی، ریاض، سعودی عرب

کامیابی حاصل کرنے کا کوئی شارٹ کٹ راستہ نہیں ہے۔ کامیابی کوئی اتفاق اور حادثہ نہیں۔ وہ مسلسل محنت، جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ خاص طور پر آج کل نوجوان نسل کامیابی کا شارٹ کٹ راستہ ڈھونڈتی ہے جو ممکن نہیں ہے۔ دولت، شہرت اور عزت کمانے کے لیے برسوں خون جلانے ہوتے ہیں تب کہیں جا کر نتیجہ سامنے آتا ہے۔ تھوماس ایڈیسن کا مشہور قول ہے: ذہانت اور عبقریت ایک فیصد کام کرتی ہے اور کوشش ننانوے فیصد۔
ایک کسان جنگل سے گزر رہا تھا، اسے چڑیا کے پنکھڑی کی ضرورت تھی۔ بھورے رنگ کی ایک گوریا ایک درخت پر بیٹھی تھی، اس نے کسان سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ کسان بولا: میں پنکھڑی کی تلاش میں جا رہا ہوں۔ گوریا نے دریافت کیا: جھولے میں کیا ہے؟ کسان نے کہا کہ کیڑے مکوڑے ہیں۔ گوریا نے سوچا کیوں نہ میں ایک پنکھ دے دوں اور کیڑے لے لوں، میرا پیٹ بھر جائے گا اور مجھے دربدر کیڑے ڈھونڈنے کے لیے بھٹکنا بھی نہیں پڑے گا۔ اس نے کسان سے کہا کہ میرا ایک پنکھ لے لو اور کیڑے دے دو۔ کسان نے کیڑے دے دیے اور ایک پنکھ لے لیا۔ چنانچہ یہ سلسلہ کچھ دنوں تک چلتا رہا، کسان کیڑے لے کر جاتا، گوریا کیڑے لے لیتی، اور اپنا ایک پنکھ دے دیتی۔ یہاں تک کہ اس کے سارے پنکھ ختم ہو گئے، اور وہ اڑنے کے قابل نہیں رہی اور آخر کار مر گئی۔
فوج اور ملٹری کو سالوں سال ٹریننگ دی جاتی ہے، ان کے اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، ورزش کرنے اور دیگر کاموں کی ٹریننگ کے بہت سے سخت رول اور ریگولیشن ہوتے ہیں، روزانہ ایک شیڈول ہوتا ہے، سخت ڈسپلن کی پابندی ہوتی ہے۔ پھر جا کر ایک فوجی بن پاتا ہے اور وہ میدانِ جنگ میں اپنی کارکردگی کا جلوہ دکھاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کے کسی شعبہ کے کھلاڑی کو سالوں سال شب و روز اپنے شعبہ میں مہارت پیدا کرنے کے لیے خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے تب جا کر وہ اولمپک یا کسی اور کھیل کے میدان میں اپنے ہنر کا مظاہرہ کر کے میڈل جیت پاتا ہے۔ آپ نے کبھی سنا ہے کہ کسی کھلاڑی نے شارٹ کٹ کے ذریعہ کوئی میڈل جیتا ہے؟
ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضور اقدس ﷺ کی زندگی کا ہر ہر ورق اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ کسی مقصد کے حصول میں شارٹ کٹ کا راستہ موجود نہیں، اگر آنحضور ﷺ نے شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا ہوتا تو نہ مکہ میں اذیتیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑتیں، نہ طائف میں پتھر کھانے پڑتے اور نہ ہی اپنا گھربار اور عزیز وطن چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنا پڑتی۔ نہ جنگیں ہوتیں اور نہ صلح حدیبیہ ہوتی۔ بلکہ حضور ﷺ چند ہی دنوں میں اسلام کو ہر طرف پھیلانے میں کامیاب ہو جاتے اور ہر طرف اسلام کا جھنڈا لہرا جاتا۔ مگر اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے مقصد کی کامیابی کے لیے دنیا کی پوری تاریخ میں سب سے زیادہ محنت کی۔ سب سے زیادہ پریشانیاں اٹھائیں اور سب سے زیادہ قربانیاں دیں، تب کہیں جا کر اسلام کا چراغ روشن ہوا۔
آپ نے اخبارات اور نیوز چینل میں بہت سے ایسے واقعات دیکھے اور سنے ہوں گے کہ کم عمر کے نوجوان اور بچے شارٹ کٹ دولت کمانے کے چکر میں جیل پہنچ جاتے ہیں۔ لہٰذا زندگی میں اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو ہمیں انھیں طریقوں اور راستوں کو اختیار کرنا چاہیے جو گرچہ بہت ہی طویل، پرخار اور لمبے ہوں مگر کامیابی کی منزل تک پہنچانے کے ضرور ضامن ہوں۔

وطن سرینگر

تعلیمی نظام بحرانی کیفیت سے دوچار

یوٹی جموں وکشمیر میں بالعموم اور کشمیر ڈویژن میں بالخصوص تعلیمی نظام کو اگر بحرانی کیفیت سے دوچار نظام قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا تعلیمی نظام میں پائی جانے والی اس غیر یقینی صورتحال کے لیے جہاں متعلقہ محکمے کے اعلیٰ عہدیداروں کو ذمہ دار ٹھرایا جاسکتا ہے وہیں اس ضمن میں نجی سیکٹر کے تعلیمی اداروں کو بھی بری الزمہ قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔سرکاری تعلیمی اداروں میں جگہ جگہ انفراسٹرکچر کی کمی اور اساتذہ کی بے ربط اور بے ہنگم تعیناتی دیکھنے کو ملتی ہے بے شمار ہائی اور ہائر سکینڈری سکولوں میں تعلیمی میدان میں جدیدیت لانے کے لیے سائنس و ریاضی، کامرس اور کمپیوٹر جیسے مضامین کو پڑھانے کے لیے اساتزہ میسر ہی نہیں جبکہ بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں اس طرح کے سکولوں میں سائنس اور ریاضی کے مضامین پڑھانے کے لیے ضرورت سے زیادہ اساتزہ کو تعینات رکھا گیا ہے دراصل ایسے اساتذہ حضرات سرکار کے اعلیٰ ایوانوں میں خصوصی اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔گو کہ اس بارے میں انتظامیہ ایک شفاف اور واضح تبدیلی وتعناتی پالیسی کا ڈھنڈورا پیٹتی رہتی ہے مگر زمینی سطح پر متعلقین کو کوئی ٹھوس اقدام دیکھنے کو نہیں ملتا۔سرکار کی اس بے عملی سے نمٹنے کے لیے صاحب ثروت لوگ اپنے بچوں کے لیے پرائیویٹ ٹیوشن کا انتظام کرپاتے ہیں مگر سرکاری سکولوں میں بیشتر طلباء سماج کے متوسط یا غربت کی سطح سے نیچے گزر بسر کرنے والے طبقے سے متعلق ہوتے ہیں یوں ان کے اور انکے والدین کے خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو پاتے ہیں۔گاوں دیہات اور کنڈی علاقوں میں سینکڑوں سکولوں کی عمارات یا عرصے سے خستہ پڑیں ہیں یا پھر ان میں جگہ کی اتنی کمی ہے کہ ایک ہی کمرے میں دو دو تین تین کلاسز کو ٹھونس کر "پڑھایا" جاتا ہے ایسے میں خراب موسم کے باعث نچلی کلاسز کے طلاب کو انکے گھر کا راستہ دکھایا جاتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ذرائع ابلاغ نے حکومت اور متعلقہ محکمے کے اعلیٰ حکام تک اس صورت حال کو پہنچانے کے لیے بار ہا اپنا فرض نبھایا مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔کچھ اسی طرح کی حالتِ زار ہمارے یہاں کے نجی تعلیمی اداروں کی بھی ہے۔ان کے مالکان متعلقہ محکمے کی اسکی راست تحویل میں تعلیمی اداروں کی بے ربط نظام سے شہ پا کر اپنی من مانیوں سے طالبان علم اور والدین کا جینا دوبھر کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ہمارے سماج میں پروان چڑھ چکے نیوکلیئر فیملی سسٹم نے نجی تعلیمی اداروں کے مالکان کے تو وارے نیارے کر دی ہیں کیونکہ بیشتر والدین عدیم الفرصت ہونے کی وجہ سے انکی ہر فرمائش پوری کرنے میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں اور وہ صاحبانِ عقل متعلقہ والدین کا طرح طرح سے استحصال کرنے میں کبھی نہیں چوکتے۔صغیر سن بچوں کے کمزور کاندھوں پر کتابوں کا بھاری بوجھ انکی صلاحیتوں پر کاری ضرب کے مترادف ہے اس بارے میں حکومتی مشوروں کو بالائے طاق رکھا جاتا ہے۔کرونا وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے لاک ڈاون کے نتیجے میں سکول بند رہنے کے باوجود والدین کو ٹیوشن اور ٹرانسپورٹ فیس ادا کرنے کے لیے مجبور کر دیا گیا اس سلسلے میں بھی حکومت کے واضح احکامات کی ذرہ برابر پروا نہیں کی گئی۔یہی نجی تعلیمی ادارے ڈونیشن کے نام پر لوٹ کھسوٹ کرتے رہتے ہیں مگر اس رقم کا کبھی بھی کوئی اتہ پتہ نہیں چلتا کہ اسے کس کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔بے شمار نجی سکولوں کے بارے میں شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں کہ وہ اپنے اساتذہ کو سرکار کی طرف سے جاری کردہ منیمم ویجز ایکٹ کے برعکس ماہانہ قلیل اجرت ادا کرتے ہیں جبکہ پے رولز پر زیادہ رقم وصولی پر دستخط لیے جاتے ہیں اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے پڑھے لکھے بے روزگار نوجوان کے حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں کچھ ایسے ہی ہتھکنڈے دوسرے متعلقہ معاملات میں استعمال میں لائے جاتے ہیں مثال کے طور پر اپنی من مرضی کے مطابق ٹرانسپورٹ فیس، ٹیوشن فیس، کتابوں کی قیمت اور دیگر لوازمات میں بے تحاشا اضافہ اور ہر ایک معاملے میں والدین یا متعلقہ محکمے کے تحفظات اور مشوروں کو خاطر میں نہ لانا۔نجی سیکٹر کے تعلیمی اداروں میں ایک اور قابلِ ذکر خفیہ بات پر سے پردہ اٹھانے کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ کہنے کو توان سکولوں میں مفلس اور نادار لوگوں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے مگر اس بارے میں بھی زمینی حقائق یکسر دعوؤں کے برعکس پائے جاتے ہیں کل ملا کر یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ بیشتر نجی تعلیمی ادارے انکے مالکوں کے لیے محض نوٹ چھاپنے کی مشینوں کا کام انجام دیتے ہیں اور اس بارے میں متعلقہ محکمے کے اعلیٰ حکام پراسرار چپ سادھے بیٹھے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ انتظامیہ حرکت میں آکر عوامی خدشات کے ازالے کے لئے تعلیمی نظام میں جنگی پیمانے پر سدھار لائے تاکہ ہمارے تعلیمی نظام کو بحرانی کیفیت سے نکالا جاسکے۔

بیٹے کے کاندھے پر باپ کا ہاتھ!!

تحریر: جاوید اختر بھارتی

یوں تو ہر باپ کا ارمان ہوتا ہے اور دلی خواہش ہوتی ہے کہ میرا بیٹا عروج وارتقا کی منزل طے کرے باپ کا گھرانے کا اور خاندان کا نام روشن کرے اکثر ایسا ہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ باپ فقیر ہوکر بھی بیٹے کے لئے بادشاہت کا خواب دیکھتا ہے،، بیٹے کے روشن مستقبل کے لئے محنت مزدوری کرتا ہے خود اپنے کندھوں پر بوجھ اٹھاتا ہے، پورا دن لو کے تھپیڑے کھاتا ہے، دھوپ کی تمازت اور بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے، سر سے لے کر پاؤں تک پسینہ بہاتا ہے اور سردیوں کے دنوں میں کانپتا رہتا ہے لیکن بیٹوں کے خوابوں کو سجانے کے لئے باہر نکلتا ہے تاکہ بیٹے کا مستقبل تابناک ہو سکے کیونکہ وہی گھر کا سرپرست ہوتا ہے گھر کے آنگن میں وہی تناور درخت ہوتا ہے اور وہ ایسا درخت ہے کہ بسا اوقات اس پر پتھر بھی چلتے ہیں لیکن وہ سب کچھ برداشت کرتے ہوئے پھل بھی دیتا ہے اور سایہ بھی دیتا ہے۔

ایک شخص کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے گھر کے سارے لوگ خوشیاں مناتے ہیں ساتویں دن دھوم دھام سے عقیقہ کا اہتمام ہوتا ہے رشتہ دار، عزیز واقارب، خاندان اور دوست واحباب سب کے لئے دعوت کا انتظام ہوتا ہے لوگ آتے ہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں کھانا کھاتے ہیں بچے کی عمر درازی کی دعائیں کرتے ہیں،، باپ ہے کہ پھولے نہیں سماتا ہے اسے گود میں لیتا ہے اور خوب پیار کرتا ہے تھوڑا بڑا ہونے پر اس کی انگلی پکڑ کر چلاتا ہے بیٹا جو کہتا ہے تو اس کی خواہش پوری کرتا ہے اس کا ہر شوق پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اچھے اچھے کپڑے پہناتا ہے جب تھوڑا اور بڑا ہوتا ہے تو اسکول وکالج اور مدرسے میں اس کا نام لکھواتا ہے مدرسے کے استاد اسکول کے ٹیچر یونیورسٹی کے پروفیسر سے کہتا ہے کہ میرے بچے کو خوب اچھی تعلیم دیجئے میں اپنے بیٹے کو بہت بڑے اور بہت اونچے منصب پر دیکھنا چاہتا ہوں غرضیکہ مدرسے کے استاد نے اسے خوب اچھے سے پڑھایا اسے دینی مسائل واحکامات کی معلومات ہوگئی، باپ اب اپنے بیٹے کا نام ایک اسکول میں لکھواتا ہے بیٹا روزانہ اسکول جاتا ہے ٹیچر بھی اسے محنت سے پڑھاتے ہیں کئی سالوں تک وہ اسکول میں پڑھتا ہے ہر سال امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہوتا ہے اس کے بعد باپ اپنے بیٹے کا نام ایک یونیورسٹی میں لکھواتا ہے بیٹا بھی تعلیم کے معاملے میں ذرہ برابر بھی لاپرواہی نہیں کرتا دن میں پروفیسروں سے تعلیم حاصل کرتا ہے اور رات میں سب لوگ سو جاتے ہیں اور وہ دیر گئے رات تک کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے بالآخر اسے محنت کا صلہ ملتا ہے کمپٹیشن میں ٹاپ پوزیشن لاتا ہے نتیجے میں اسے اعلیٰ سروس بھی مل جاتی ہے اب تو گھر میں خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا ماں باپ کے چہرے کھل اٹھے پڑوس میں مٹھائیاں بانٹی جارہی ہیں مبارکباد پیش کرنے والوں کا تانتا بندھا ہوا ہے بیٹا روز صبح سویرے نہا دھوکر بہترین لباس میں ملبوس ہوکر دروازے پر کھڑی کار کے پاس پہنچتا باڈی گارڈ سلامی پیش کرتے ہوئے کار کا دروازہ کھولتا ہے اور وہ اس میں بیٹھتا ہے پھر کار دفتر کے لئے روانہ ہوجاتی ہے،، ادھر ماں باپ یعنی میاں بیوی خوب تبصرہ کرتے ہیں بیٹے کی تعریف کرتے ہیں اور خوب مگن رہتے ہیں،، میاں بیوی تبصرہ کرتے کرتے ایک دن بیٹے کے دفتر جانے کا فیصلہ کرتے ہیں بیوی بولتی ہے آپ اس کے باپ ہیں ایک دن ضرور بیٹے کی آفس میں جائیے نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن باپ اپنے اس لاڈلے اور دلارے بیٹے کی ماں سے کہتا ہے کہ بیٹے کو لڈو بہت پسند ہے تم وہ لڈو بناؤ میں آج بیٹے سے ملنے کے لئے اس کے دفتر جاؤنگا آخر کار بیوی نے مغزیات سے بھرپور لڈو تیار کردیا باپ نے اس لڈو کو بیگ میں رکھا اور بیوی سے کہا کہ جس کا بیٹا پڑھ لکھ کر ایک اعلیٰ افسر بن جائے پھر اس کے سامنے جاکر باپ پوچھے کہ بیٹے اس وقت تمہاری نظروں میں سب سے بڑا آدمی کون ہے تو بیٹے کا کیا جواب ہوگا تو بیوی نے کہا کہ ہمارے بیٹے کا جواب ہوگا کہ بابا آپ،، بیوی کی بات سن کر شوہر خوشی سے جھوم اٹھا اور بیٹے سے ملنے کے لئے اس کے دفتر کی طرف روانہ ہوگیا،، جیسے ہی باپ دفتر پہنچ کر دروازہ کھولتا ہے ایک ملازم بڑھ کر قریب آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا کام ہے باپ کہتا ہے مجھے مونو سے ملنا ہے ملازم جواب دیتا ہے کہ اس آفس میں مونو نام کا کوئی نہیں ہے باپ کہتا ہے کہ یہ اس کا گھریلو نام ہے اصل میں نام اس کا (زید) ہے اور میں اس کا باپ ہوں یہ سنتے ہی سارے ملازم کھڑے ہو جاتے ہیں اور بیٹھنے کے لئے کہتے ہیں کہ آپ تھوڑا انتظار کریں صاحب میٹنگ کررہے ہیں،، کچھ ہی دیر میں سائڈ سے ایک دروازہ کھلتا ہے سیکورٹی گارڈ کے جھرمٹ میں بیٹا دیکھائی دیا جیسے ہی باپ بیٹے کی نظر ایک دوسرے سے ملی تو دونوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے دونوں گلے ملے بیٹے نے باپ کو اپنی کرسی پر بٹھایا باپ نے مغزیات والا لڈو کا ڈبہ بیٹے کی طرف بڑھایا اور بیٹے نے اسے لے کر اپنے سامنے میز پر رکھ دیا باپ کھڑے ہوکر بیٹے کے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر جہاں بہت ساری باتیں کرتا ہے وہیں ایک بات پوچھتا ہے کہ بیٹا بتاؤ اس وقت تمہاری نظروں میں سب سے بڑا آدمی کون ہے تو بیٹا جواب دیتا ہے کہ اس وقت سب سے بڑا آدمی میں ہوں،، یہ سنتے ہی باپ کے پیروں تلے زمین کھسک گئی اور چہرہ اداس ہوگیا اور میاں بیوی کے درمیان ہونے والی گفتگو کی بنیاد پر تصورات کی دنیا میں کھو گیا کہ میں کیا سوچ رہا تھا اور کیا جواب ملا لگتا ہے اس کا نظریہ بدل گیا ہے اس کی نظروں میں اب ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے یہ سب سوچتے ہوئے بیٹے کے کاندھے سے اپنا ہاتھ ہٹاتا ہے اور کہتا ہے کہ بیٹا میں اب چل رہا ہوں تم بہت بڑے آدمی ہوگئے ہو ہاں وہ لڈو ضرور کھالینا جو تمہاری ماں نے بنا کر دیا ہے ادھر بیٹا بھی گہری سوچ میں ہے بابا کو کیا ہوگیا ہے ابھی اتنے خوش تھے اور اچانک غمگین ہوگئے اور جانے بھی لگے،، دروازے پر کھڑے ہوکر ایک بار پھر باپ نے پوچھا کہ اچھا ایک بار اور بتاؤ بیٹا تمہاری نظروں میں سب سے بڑا آدمی کون ہے تو بیٹے نے جواب دیا کہ میری نظروں میں سب سے بڑا آدمی جو ہے بابا وہ آپ ہیں،، باپ پھر پوچھتا ہے کہ ابھی تو تھوڑی دیر پہلے تم خود کو سب سے بڑا آدمی کہہ رہے تھے اور اب مجھے سب سے بڑا آدمی کہہ رہے ہو آخر ماجرا کیا ہے؟

بیٹا کہتا ہے کہ اے میرے بابا آپ کے ہاتھوں میں چھالے پڑے تاکہ میرا مستقبل روشن ہو، آپ کے ہاتھوں نے پتھر توڑے، مزدوری کی، بوجھ اٹھائے، آپ کے ہاتھوں نے قرض لئے، آپ کا ہاتھ بارگاہ خداوندی میں اٹھا تاکہ میرا مستقبل روشن ہو اور وہی ہاتھ میرے کاندھے پر تھا اور آپ پوچھ رہے تھے کہ بتاؤ اس وقت تمہاری نظروں میں سب سے بڑا آدمی کون ہے تو میری نظریں میرے کاندھے پر رکھے ہوئے آپ کے ہاتھوں پر پڑی تو میں نے جواب دیا کہ سب سے بڑا آدمی میں ہوں اس لئے کہ میرے کاندھے پر میرے مشفق ومہربان باپ کا ہاتھ ہے اور جب آپ دروازے پر کھڑے ہوکر دوبارہ وہی سوال کررہے ہیں تو میرے کاندھے پر وہ ہاتھ نہیں ہے تو میں نے جواب دیا کہ میری نظروں میں سب سے بڑے آدمی بابا آپ ہیں،، اے میرے بابا آج میرا جو بھی جلوہ ہے وہ سب کچھ آپ کی دعاؤں اور آپ کی محنتوں ومشقتوں کی بدولت ہے اللہ کرے کہ یوں ہی آپ کی دعا میرے ساتھ رہے اور آپ کا سایہ میرے سر پر رہے۔

مضمون نگار کی مکمل جانکاری کا ای میل ایڈریس کے ساتھ درج ذیل ہے۔
javedbharti.blogspot.com
BhartiAkhtarJaved
++++++++++++++++++++++++++++++++++
جاوید اختر بھارتی (سابق سکریٹری یوپی بنکر یونین) محمد آباد گوہنہ ضلع مئو یوپی

تعلیم یافتہ معاشرے میں بچہ مزدوری کا بدنما داغ

تحریر: سریش سنگھ
رام بن، جموں

آج کا دور تعلیم کے فروغ کا دور ہے، جہاں ہر والدین اپنے بچوں کو بہترین تعلیم دلانے کے لیے بے حد کوشش کرتے ہیں۔معاشرہ تعلیم کو کامیابی کی ضمانت سمجھتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر بچے کو اسکول میں داخل کیا جاتا ہے تاکہ وہ بہتر مستقبل کے خوابوں کی تعبیر حاصل کر سکے۔لیکن کیا ہم اس عمل میں کچھ اہم چیزیں بھولتے جارہے ہیں؟ کیا ہمارا تعلیم یافتہ معاشرہ بچوں سے ان کا بچپن چھین رہا ہے؟تعلیم کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا، لیکن جب تعلیم کا مطلب صرف کتابی علم اور امتحانات کی دوڑ رہ جائے، تو اس کا نتیجہ بچوں پر بے پناہ دباؤ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔والدین اور اساتذہ کی توقعات اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ بچوں کے پاس کھیلنے، ہنسنے، اور اپنی عمر کے مطابق زندگی گزارنے کا وقت ہی نہیں بچتا۔بچوں کو صرف نمبر حاصل کرنے والی ایک مشین بنا دیا گیا ہے۔یہ صورت حال اس وقت اور سنگین ہوجاتی ہے جب بچوں کے لیے تعلیمی اداروں کی سخت روایات اور ضوابط ان پر ذہنی اور جسمانی دباؤ ڈالتی ہیں۔ایک تعلیم یافتہ معاشرہ جو بچے کو شعور دینے کے دعوے کرتا ہے، وہی بچپن کی معصومیت اور آزادی کو چھین لیتا ہے۔نتیجتاً، بچے ذہنی دباؤ کا شکار ہوکر ڈپریشن، انزائٹی اور دیگر نفسیاتی مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں۔کچھ ایسی ہی میری کہانی ہے۔میرا نام سریش سنگھ ہے، میں خطہ جموں کے تحت ضلع رام بن کے گاؤں پوگل پریستان کا رہنے والا ہوں۔میں ملک کے ان تمام والدین سے مخاطب ہوں جو پڑھائی کے نام پر یا کسی بھی اور غرض سے اپنے نونہالوں کو، اپنے جگر کے ٹکڑوں کو دوسروں کے حوالے کردیتے ہیں، والدین یہ سوچ کران کے ساتھ روانہ کردیتے ہیں کہ میرا بچہ ان کی نگرانی میں رہ کر، پڑھ جائے گا اور ایک اچھا شہری بنے گا۔

لیکن اکثر حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔اس لئے آپ خدا کے لئے ایسا ہرگز نہ کریں۔آپ اپنے بچوں کو اپنے ہی گھر میں رکھیں، کسی کے گھر مت بھیجیں۔جی ہاں میں صرف 12 سال کا تھا، جب جموں شہر میں ایک ڈاکٹر کے گھر پڑھنے کے لیے آیا تھا۔ان کی اہلیہ اسکول کی پرنسپل تھی۔مجھے وہاں تھوڑا کام بھی کرنا تھا، مگر کچھ دنوں بعد مجھ سے اتنا کام کروایا گیا کہ میں ایک طالب علم سے محض ایک نوکر بن کر رہ گیا۔یہ ساری باتیں کہتے ہوئے میرا جسم کانپ جاتا ہے کہ کس طرح مجھے صبح چار بجے اٹھایا جاتا تھا، پھر دو تین گاڑیاں صاف کروائی جاتی تھی، پھر گھر کی صاف، صفائی کے کام کے علاوہ جھاڑو، برتن، کپڑے دھونا سب طرح کا کام کروایا جاتا تھا۔کپڑے دھونے کے لیے واشنگ مشین بھی تھی مگر اس میں کپڑے نہیں دھلتے تھے، میرے سے ہی سارا کام کروایا جاتا تھا۔ایک دن ہمت کرکے مالکن (میڈم جی) سے میں نے کہا کہ مجھے اپنے گھر جانا ہے، مگر میری ایک بھی نہیں سنی گئی۔کچھ دنوں بعد پھر سے ایک روز میں نے میڈم جی سے کہا کہ مجھے گھر کی یاد آرہی ہے، مجھے میرے ماں باپ سے بات کروائی جائے۔مگر مجھے روز نہیں بلکہ ہفتے میں یا دس دن میں ایک بار ہی فون پہ اپنے سامنے صرف دو منٹ کے لیے بات کرنے کی اجازت دی جاتی تھی۔آخر گاؤں کا ایک لڑکا جو ہمیشہ آزاد رہتا تھا، پورے گاؤں میں گھومتا رہتا تھا، کھیلتا رہتا تھا، کس طرح ایک گھر میں کئی مہینوں تک بند رہ سکتا تھا۔وہ ساری باتیں بیان کرتے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔بہرکیف! جب اسکول جانے کا وقت ہوتا تو ہمیشہ میں نو بجے کے بجائے ساڑھے نو بجے اسکول پہنچتا تھا، مگر کوئی بھی اُستاد مجھے پوچھتا نہیں تھا کہ اتنی دیر سے کیوں آیا ہے؟ کیونکہ جن کے گھر سے میں آتا تھا وہ اسی اسکول کی پرنسپل صاحبہ تھی، جس کی وجہ سے مجھے کوئی کچھ نہیں بولتا تھا۔اسکول میں سب کے لئے دو بجے چھٹی ہوتی تھی، مگر مجھے 12 بجے یا ایک بجے ہی اسکول سے گھر کام کرنے کے لیے بھیج دیا جاتا تھا اور مجھے کسی بھی کھیل کود کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔

کئی دنوں تک اپنے ماں باپ سے بات نہ کرنے کی وجہ سے اکثر اپنے گاؤں کی یاد آتی رہتی تھی، جب یاد ناقابل برداشت ہوجاتی تو چھت پر ریل گاڑی دیکھنے کے بہانے جاتا اور خوب روتا، کچھ دیر رونے کے بعد من ہلکا ہوتا تھا، تو پھر نیچے آتا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوجایا کرتا تھا، مجھ سے صبح چار بجے سے لیکر رات کو 12 بجے تک کام کرایا جاتا تھا۔ایک دن میری بہن اوشا دیوی، میرے سے ملنے آئی تو اس کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا، جس سے میری بہن کو بہت برا محسوس ہوا، میری آنکھوں کے آنسوں نے وہ سب کہہ دیا جو زبان نہیں کہہ پارہی تھی۔میری بہن نے میرے بہنوئی سے بات کی، اور کچھ دنوں بعد اپنے گھر بلالیا۔تب سے لیکر آج تک میں اپنی بہن کے گھر رہتا ہوں اور خوب محنت سے اپنی تعلیم کو بھی جاری رکھے ہوا ہوں۔ایک سال اس ڈاکٹر کے گھر گزارنے کے بعد میں اپنی بہن کے گھر آیا جہاں مجھے ہر طرح کا عیش وآرام ملا۔وہ کہاوت ہے نہ "جگر، جگر است" اپنے تو اپنے ہی ہوتے ہیں، یہ بات مجھے تب معلوم ہوئی جب بہن کے گھر رہنے کا موقع ملا۔درحقیقت اپنے، اپنے ہی ہوتے ہیں۔مجھے بہن کے گھر رہنے کیلئے آشیانہ تو مل گیا، مگر میرے والد صاحب اتنے امیر نہیں تھے کہ وہ مجھے پڑھا سکیں۔اس لئے میں نے کچھ روزگار ڈھونڈنے کی کوشش کی۔مجھے ایسی نوکری بھی مل گئی، جہاں سے مجھے کچھ پیسے ملنے لگے۔جن سے میری ضرورتیں پوری ہونے لگی۔دن بھر اسکول میں پڑھتا تھا اور پھر دو بجے چھٹی ہوتی تو دکان پر کام کرنے آجاتا تھا، جہاں سے میری آمدنی 12 ہزار تک مہینہ پہنچ گئی۔انہیں پیسوں سے میں نے خود کا کاروبار شروع کیا۔اور آج جہاں میں گریجویشن کا طالب علم ہوں۔وہیں اپنا ایک فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ بھی چلا رہا ہوں، اب میں بہت خوش ہوں۔اپنی محنت کے پیسوں سے میں نے ایک موٹر سائیکل بھی خریدلی ہے۔

لیکن میری طرح نہ جانے کتنے بچے اب بھی معاشرے کے تعلیم یافتہ لوگوں کے یہاں تعلیم حاصل کرنے کے نام پر اپنے بچپن کو قیدخانہ میں گزار رہے ہیں۔اس مضمون کے ذریعے میں ان تمام ماں باپ تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی اپنی اولاد کو کسی کے گھر نہ بھیجے تاکہ میرے بچپن کی طرح کسی اور بچے کا بچپن برباد ہونے سے بچ جائے۔بہرحال، ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ کیا صرف تعلیم کا مقصد بچوں کو اعلیٰ تعلیم یافتہ بنانا ہے یا ان کی زندگی میں توازن برقرار رکھنا بھی ضروری ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہمارا معاشرہ بچوں کو اپنی فطری خوشیوں سے دور کرکے انہیں خودغرضانہ خوابوں کی پیروی میں دھکیل رہا ہے؟تعلیم کا مقصد صرف امتحانات میں کامیابی حاصل کرنا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ بچوں کو عملی زندگی کی تربیت دینا اور انہیں ایک صحت مند اور خوشحال زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔بچوں کو ان کے خوابوں کی پرواز کرنے دیں اور ان کی بچپن کی خوشیوں کو زندگی بھر کے لیے یادگار بنائیں، کیونکہ یہی وقت ان کے لیے سب سے قیمتی چیز ہے۔یہ معاشرے کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ ایک بچہ کس طرح تعلیم یافتہ ہوگا؟ کیا وہ آزاد ماحول میں تعلیم حاصل کرے گا یا پھر تعلیم حاصل کرنے کے نام کسی کے گھر بچہ مزدور بن کر زندگی گزارنے پر مجبور ہوگا؟

ادارہ کا مصنف کی آراء سے متفق ہونا لازمی نہیں

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

باقیات

101

کے تیل بردار ٹینکروں کو ہی سمندری حدود سے گزرنے کی اجازت دی جارہی ہے وہی دنیا میں اس صورتحال نے لوگوں کو بُری طرح سے اپنی لپیٹ میں لے لیا ۔پوری دنیا میں لوگ وقت اس صورتحال کے ساتھ غور کرر ہے ہیں کہ اگر جلد سے جلد جنگ کا خاتمہ نہ ہوا اور بات چیت کا راستہ اختیار نہیں کیا گیا تو دنیا میں لوگوں کو فاقہ کشی کرنے پر مجبور ہونا پڑیگا ۔شہروں قصبوں میں رہنے والے لوگ بے حد مصائب ومشکلات میں مبتلا ہو نگے ۔ادھر ملک میں اگرچہ مرکزی سرکار کا دعویٰ ہے کہ رسوئی گیس پیٹرول ڈیزل کی کوئی قلت نہیں ہے اور اس سلسلے میں صرف افواہیں پھیلائی جارہی ہے صورتحال پوری طرح سے کنٹرول میں ہے تاہم مرکزی زیر انتظام علاقے جموں وکشمیر میں رسوئی گیس اب صارفین کے ہاتھوں سے دو رہوتا جارہا ہے ۔وادی کشمیر میں صوبائی انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ قلت نہیں ہے۔آسانی کے ساتھ صارفین رسوئی گیس حاصل کرسکتے ہے تاہم گیس ڈیلروں کی جانب سے جوطریقہ کار اختیار کیا گیا ہے وہ انتہائی مزاقہ خیز ہے ۔چار دن پہلے بکنگ کروں پھر لائن میں رہو پھر جب بھاری آئی گی آپ کو گیس سیلنڈر ملے گا ۔عوامی حلقے یہ سوال کررہے ہیں اگر وادی کشمیر میں رسوئی گیس کی قلت نہیں ہے تو پھر یہ طریقہ کار کیوں اس کے پیچھے محرکات کیا ہے لوگوں نے کہا کہ دو سیلنڈر والوں کو ایک دے اور دوسری بار اس سے دوسرا اسیلنڈ ردے دے ۔عوامی حلقوں کے مطابق گیس ڈیلر سرمایہ داروں ،ہوٹلوں، ریسٹورینٹوں ،ڈابہ چلانے والوں اور ریڈیوں پر چھولہ پوری بیچنے والوں کو در پردہ رسوئی گیس فراہم کررہے ہیں اور صارفین کو قطاروں میں کھڑا رہنے کے لئے کہا جاتا ہے ۔عوامی حلقوں کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ بات واضح کرنی چاہئے کہ رسوئی گیس کو حاصل کرنے کے لئے صارفین کو کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے ۔ جو طریقہ کار گیس ڈیلروں نے اختیا رکیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری کی جارہی ہے ۔عوامی حلقوں کے مطابق پیٹرول پمپوں پر ایسی کوئی صورتحال دکھائی نہیں دیتی ہے آسانی کے ساتھ ٹرانسپورٹر حاصل کرر ہے ہیں حالانکہ اس سلسلے میں بھی پہلے کئی دنوں لوگوں نے مصنوعی قلت کرنا شروع کی تھی تاہم پیٹرول پمپ مالکان اور صوبائی انتظامیہ نے کڑی نظر رکھی جسکی وجہ سے صورتحال اب تک بہتر ہے تاہم رسوئی گیس کے سلسلے میں صورتحال اسکے برعکس ہے۔ سرکار کا دعویٰ ہے کہ قلت نہیں اور گیس ڈیلروں نے ایسی قلت پیدا کردی ہے کہ حکومت بھی بے بس نظر آ رہی ہے ۔ اگر وادی کشمیر میں رسوئی گیس کی قلت نہیں ہے تو پھر یہ طریقہ کار کیوں اس کے پیچھے محرکات کیا ہے لوگوں نے کہا کہ دو سیلنڈر والوں کو ایک دے اور دوسری بار اس سے دوسرا اسیلنڈ ردے دے ۔عوامی حلقوں کے مطابق گیس ڈیلر سرمایہ داروں ،ہوٹلوں، ریسٹورینٹوں ،ڈابہ چلانے والوں اور ریڈیوں پر چھولہ پوری بیچنے والوں کو در پردہ رسوئی گیس فراہم کررہے ہیں اور صارفین کو قطاروں میں کھڑا رہنے کے لئے کہا جاتا ہے ۔عوامی حلقوں کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ بات واضح کرنی چاہئے کہ رسوئی گیس کو حاصل کرنے کے لئے صارفین کو کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے ۔ جو طریقہ کار گیس ڈیلروں نے اختیا رکیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری کی جارہی ہے ۔عوامی حلقوں کے مطابق پیٹرول پمپوں پر ایسی کوئی صورتحال دکھائی نہیں دیتی ہے آسانی کے ساتھ ٹرانسپورٹر حاصل کرر ہے ہیں حالانکہ اس سلسلے میں بھی پہلے کئی دنوں لوگوں نے مصنوعی قلت کرنا شروع کی تھی تاہم پیٹرول پمپ مالکان اور صوبائی انتظامیہ نے کڑی نظر رکھی جسکی وجہ سے صورتحال اب تک بہتر ہے تاہم رسوئی گیس کے سلسلے میں صورتحال اسکے برعکس ہے۔سرکار کا دعویٰ ہے کہ قلت نہیں اور گیس ڈیلروں نے ایسی قلت پیدا کردی ہے کہ حکومت بھی بے بس نظر آ رہی ہے۔

102

ملا ہے اور جب تک ہم انصاف کے منتظر آخری خاندان تک نہیں پہنچ جاتے تب تک مسلسل جاری رکھیں گے۔"لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ یہ محض کاغذات پر دستخط کرنے، فائلوں میں ردوبدل، یا عہدوں کو بھرنے کی انتظامی مشق نہیں ہے بلکہ انصاف کے لیے گہری وابستگی ہے۔اس سارے عمل کے دوران میرا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ دہشت گردی سے متاثرہ کوئی بھی خاندان عوام اور سرکاری نگاہوں سے اوجھل نہ ہو،نظر انداز نہ ہو۔ میں ان تقرری خطوط کو حقیقی انصاف کے طور پر دیکھتا ہوں- اور آج کا واقعہ اس کا زندہ ثبوت ہے،" لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں گزشتہ پانچ چھ برسوں کے دوران جموں کو بنانے کے لیے ایک واحد اور بڑے ہدف کے ساتھ اہم اقدامات کیے گئے۔کشمیر اپنے ماضی کے دردوں سے متعینہ لیکن خود اعتمادی سے بھرا ہوا ہے۔انہوں نے کہا، "اگست 2020 میں، میں نے یہ وژن ترتیب دیا تھا کہ ایک ایسا جموں کشمیر تیار کیا جائے جو اس کی طاقت کو اس کے خوابوں کی بلندیوں سے ناپے، اور سماجی انصاف، وقار اور مساوی مواقع سے جڑے نظام کی تعمیر کے لیے "۔لیفٹیننٹ گورنر نے پرنسپل سکریٹری ہوم کو ہدایت دی کہ وہ دہشت گردی کے متاثرین کی جائیدادوں پر قبضے سے متعلق معاملات کا جامع جائزہ لیں۔انہوں نے کہا، "میں نے بارہا اس بات کی تصدیق کی ہے کہ دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں سے زبردستی چھین لی گئی زمینیں یا مکانات کو آزاد کرایا جائے گا اور انہیں واپس کردیا جائے گا، اور ان مقدمات کی غیر جانبدارانہ، شفاف تحقیقات کی جائیں گی۔"لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ انتظامیہ دہشت گردی سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے پرعزم ہے۔دہشت گردی کے بہت سے متاثرین ایسے ہیں جو اپنی بینائی کھو چکے ہیں یا شدید معذوری کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم ان کی بحالی کے لیے ایک مضبوط فریم ورک تیار کریں گے۔ انتظامیہ نے دہشت گردی کے متاثرین کو ضروری رہائش اور دیگر مدد فراہم کرنے کے لیے ایک ٹائم لائن کا خاکہ بھی بنایا ہے۔لیفٹیننٹ گورنر نے لوگوں سے اتحاد کو برقرار رکھنے اور علیحدگی پسند عناصر کی کوششوں کو ناکام بنانے پر زور دیا۔وزیر اعظم کے 'دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس' کے منتر پر عمل کرتے ہوئے، انتظامیہ، پولیس اور سیکورٹی فورسز دہشت گردی کے نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے لیے فیصلہ کن کارروائی کر رہی ہیں۔ہمیں فرقہ وارانہ خطوط پر تقسیم کرنے کی کوشش کرنے والے تفرقہ انگیز عناصر کے خلاف چوکنا رہنا چاہیے۔ ہم ہندوستانی ہیں۔ ہمارا اجتماعی فرض ہماری قوم کا امن اور ترقی ہے۔ہمارے سرکاری اداروں میں اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے افسران اور شہریوں کو بھی مل کر کام کرنا چاہیے۔کہ وہ دہشت گردی کے متاثرین کی جائیدادوں پر قبضے سے متعلق معاملات کا جامع جائزہ لیں۔انہوں نے کہا، "میں نے بارہا اس بات کی تصدیق کی ہے کہ دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں سے زبردستی چھین لی گئی زمینیں یا مکانات کو آزاد کرایا جائے گا اور انہیں واپس کردیا جائے گا، اور ان مقدمات کی غیر جانبدارانہ، شفاف تحقیقات کی جائیں گی۔"لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ انتظامیہ دہشت گردی سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے پرعزم ہے ۔دہشت گردی کے بہت سے متاثرین ایسے ہیں جو اپنی بینائی کھو چکے ہیں یا شدید معذوری کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ہم ان کی بحالی کے لیے ایک مضبوط فریم ورک تیار کریں گے۔ انتظامیہ نے دہشت گردی کے متاثرین کو ضروری رہائش اور دیگر مدد فراہم کرنے کے لیے ایک ٹائم لائن کا خاکہ بھی بنایا ہے،لیفٹیننٹ گورنر نے لوگوں سے اتحاد کو برقرار رکھنے اور علیحدگی پسند عناصر کی کوششوں کو ناکام بنانے پر زور دیا۔وزیر اعظم کے 'دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس' کے منتر پر عمل کرتے ہوئے، انتظامیہ، پولیس اور سیکورٹی فورسز دہشت گردی کے نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے لیے فیصلہ کن کارروائی کر رہی ہیں۔ہمیں فرقہ وارانہ خطوط پر تقسیم کرنے کی کوشش کرنے والے تفرقہ انگیز عناصر کے خلاف چوکنا رہنا چاہیے۔ ہم ہندوستانی ہیں۔ ہمارا اجتماعی فرض ہماری قوم کا امن اور ترقی ہے۔ہمارے سرکاری اداروں میں اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے افسران اور شہریوں کو بھی مل کر کام کرنا چاہیے۔

103

اہم سڑکیں بند ہوگئیں، اس دوران تازہ برف باری اور بارشوں کے نتیجے میں یہاں سردی میں پھر اضافہ ہوا ہے۔اس دوران محکمہ موسمیات نے 20 مارچ تک موسم خراب رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے عین مطابق اتوار کے روز صبح سے ہی پہاڑی علاقوں میں برف باری کا سلسلہ شروع ہوا ہے جس کے بعد میدانی علاقوں میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا جو کئی گھنٹوں تک جاری رہا ہے۔اس سلسلے میں کشمیر نیوز سروس کے نامہ نگار نے بتایا کہ تازہ موسمی تبدیلی کے باعث پیر کی گلی، سنتھن ٹاپ، گلمرگ، دودھ پتری، گریز ویلی، سادھنا ٹاپ اور سونمرگ، زوجیلا محور سمیت علاقوں میں برف باری ریکارڈ کی گئی۔انہوں نے کہا کہ پھسلن سڑکوں کی وجہ سے گریز، بانڈی پورہ روڈ اور مغل روڈ جو وادی کشمیر کو پیر پنجال کے علاقے سے ملاتی ہے، کو گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے بند کردیا گیا ہے۔اس دوران شہر سرینگر سمیت وادی کے تمام میدانی علاقوں میں جھم کر بارشیں ہوئی تاہم بارشوں کے ساتھ ہی یہاں درجہ حرارت میں گراوٹ آئی اور سردی میں پھر ایک بار اضافہ ہوا ہےاس سلسلے میں کشمیر نیوز سروس کے نامہ نگار نے بتایا کہ تازہ موسمی تبدیلی کے باعث پیر کی گلی، سنتھن ٹاپ، گلمرگ، دودھ پتری، گریز ویلی، سادھنا ٹاپ اور سونمرگ، زوجیلا محور سمیت علاقوں میں برف باری ریکارڈ کی گئی۔انہوں نے کہا کہ پھسلن سڑکوں کی وجہ سے گریز، بانڈی پورہ روڈ اور مغل روڈ جو وادی کشمیر کو پیر پنجال کے علاقے سے ملاتی ہے، کو گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے بند کردیا گیا ہے۔اس دوران شہر سرینگر سمیت وادی کے تمام میدانی علاقوں میں جھم کر بارشیں ہوئی تاہم بارشوں کے ساتھ ہی یہاں درجہ حرارت میں گراوٹ آئی اور سردی میں پھر ایک بار اضافہ ہوا ہے ۔ادھر محکمہ موسمیات کے ایک اہلکار نے بتایا کہ کشمیر صوبے میں کئی مقامات اور جموں ڈویژن کے چند علاقوں میں بھی دن کے وقت بارش ہوئی۔انہوں نے مزید کہا کہ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 20 مارچ تک موسم کی خرابی جاری رہنے کا امکان ہے۔محکمہ نے 16 مارچ کی دوپہر تک کئی مقامات پر وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش اور برف باری کی بھی پیش گوئی کی ہے۔17 مارچ کو موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کی توقع ہے18۔ سے 20 مارچ تک، عام طور پر ابر آلود حالات متوقع ہیں، جس میں وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی بارش یا برفباری بہت سی جگہوں پر، خاص طور پر رات اور صبح کے اوقات میں۔محکمہ نے 21 سے 23 مارچ تک موسم عام طور پر خشک رہنے کی پیش گوئی کی ہے، جبکہ 24 اور 25 مارچ کو بکھرے ہوئے مقامات پر ہلکی بارش یا اونچے مقامات پر برفباری کے ساتھ آسمان عام طور پر ابر آلود رہنے کی توقع ہے۔ MeT نے مسافروں اور ٹرانسپورٹرز کو مشورہ دیا ہے، خاص طور پر وہ لوگ جو اونچی رسائی اور اہم پہاڑی راستوں سے گزر رہے ہیں، اس کے مطابق اپنے سفر کی منصوبہ بندی کریں۔اس نے 15 سے 16 مارچ کے دوران اور پھر 18 اور 20 مارچ کے درمیان چند مقامات پر 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی گرج چمک اور تیز ہواؤں کے بارے میں بھی خبردار کیا ہے۔محکمہ نے مزید کہا کہ متوقع منفی موسم کی وجہ سے کسانوں کو 15 سے 20 مارچ تک کھیت کے کاموں کو معطل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

104

جارہا ہے۔اس شب کے سلسلے میں وادی بھر کی مساجد اور دیگر عبادتگاہوں میں اللہ کے حضور لوگ اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور رات بھر شب خوانی میں گزار کر اللہ تعلی سے دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود اور ایمان میں اضافہ کی دعائیں مانگتے ہیں۔اس ضمن میں وادی کشمیر میں سب سے بڑی تقریب درگاہ حضرت بل اور جامع مسجد سرینگر میں منعقد کی جارہی ہے جہاں وادی کے اطراف و اکناف سے لوگ آکر اس مقدس محفل میں حاضر ہوکر اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں گے۔ اس روز درگاہ حضرتبل تک پہنچنے کیلئے انتظامیہ کی جانب سے خصوصی بس سروس بھی چلائی جاتی ہے جبکہ دیگر محکمہ جات بھی اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔درگاہ حضرتبل بل اور جامع مسجد سرینگر کے علاوہ جناب صاحب صورہ، آثار شریف پنچورہ شوپیاں، آستان عالیہ خانقاہ معلی سرینگر، آستان عالیہ سید صاحب سونہ وار، آستان عالیہ دستگیر صاحب خانیار، آستان عالیہ دستگیر صاحب امیرا کدل کے علاوہ دیگر اہم عبادتگاہوں اور تمام ضلع ہیڈ کوارٹروں کی جامع مساجد میں بھی لیلت القدر کے سلسلے میں شب خوانی ہوگی اور ذکر واذکار، درودوسلام،خطمات المعظمات کی محفلیں آراستیں ہوں گی ۔ عبادتگاہوں میں ایمہ مساجد،علمائے کرام شب برات کی خصوصیت اور فضیلت پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے توحید پرستوں کو اس رات کے مقاصد سے روشناس کرائیں گے۔درگاہ حضرتبل بل اور جامع مسجد سرینگر کے علاوہ جناب صاحب صورہ، آثار شریف پنچورہ شوپیاں، آستان عالیہ خانقاہ معلی سرینگر، آستان عالیہ سید صاحب سونہ وار، آستان عالیہ دستگیر صاحب خانیار، آستان عالیہ دستگیر صاحب امیرا کدل کے علاوہ دیگر اہم عبادتگاہوں اور تمام ضلع ہیڈ کوارٹروں کی جامع مساجد میں بھی لیلت القدر کے سلسلے میں شب خوانی ہوگی اور ذکر واذکار، درودوسلام،خطمات المعظمات کی محفلیں آراستیں ہوں گی ۔ عبادتگاہوں میں ایمہ مساجد،علمائے کرام شب برات کی خصوصیت اور فضیلت پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے توحید پرستوں کو اس رات کے مقاصد سے روشناس کرائیں گے۔

105

کا دورہ کیا تا کہ عید الفطر کی نماز کے لیے کیے جا رہے انتظامات کا جائزہ لیا جا سکے۔ان کے ہمراہ ایڈیشنل آفیسر اوقاف ڈاکٹر بشیر احمد بھٹ، ایڈمنسٹریٹر جموں عابد حسین اور دیگر محکموں کے سربراہان موجود تھے۔ ڈاکٹر اندرابی نے موقع پر سہولیات کا معائنہ کرتے ہوئے کہا کہ جموں میں سب سے بڑا عید اجتماع اسی عیدگاہ میں ہوتا ہے،اس لیے عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔انہوں نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ صفائی ستھرائی، پانی کی فراہمی، بجلی اور دیگر ضروری خدمات کو یقینی بنایا جائے تا کہ نمازیوں کو کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ وقف بورڈ مختلف سرکاری محکموں کے ساتھ قریبی تعاون اور عوامی حمایت سے عید کی نماز کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے مکمل کرے گا،جیسا کہ ماضی میں بھی کیا گیا ہے۔ کہ صفائی ستھرائی، پانی کی فراہمی، بجلی اور دیگر ضروری خدمات کو یقینی بنایا جائے، بجلی اور دیگر ضروری خدمات کو یقینی بنایا جائے تا کہ نمازیوں کو کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ وقف بورڈ مختلف سرکاری محکموں کے ساتھ قریبی تعاون اور عوامی حمایت سے عید کی نماز کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے مکمل کرے گا،جیسا کہ ماضی میں بھی کیا گیا ہے۔ عوامی حمایت سے عید کی نماز کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے مکمل کرے گا، جیسا کہ ماضی میں بھی کیا گیا ہے۔

106

تھے۔انہوں نے کہا" ہم ایک بہت ہی پیچیدہ دنیا میں رہ رہے ہیں،نہ صرف موجودہ سیکیورٹی خطرے کے چیلنجوں سے نمٹنا ہے، بلکہ مستقبل میں کیا آنے والا ہے اس کا اندازہ لگانے کے قابل بھی ہیں۔ایک بار جب آپ اندازہ لگالیں، تو آپ کو خود کو اس کے مطابق تیار کرنا ہوگا۔"انہوں نے زور دے کر کہا" آپ کے پاس وہ صلاحیتیں ہونی چاہئیں جو آپ کو مستقبل کی جنگوں کو مؤثر طریقے سے لڑنے کے قابل بنائیں۔اس لیے مسلح افواج کو مستقبل کے لیے تیار رہنا چاہیے"۔انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جنگ کا کردار بدل رہا ہے اور روس یوکرین جنگ کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مکمل،طویل مدتی جنگ کے لیے تیاری کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔سابق آرمی چیف نے زور دے کر کہا کہ اگر کوئی قوم مضبوط، طاقتور اور قابل ہوتو ہی جنگ نہیں ہوتی،لیکن اگر آپ کمزور ہیں تو جنگ یا جنگ ہوسکتی ہے۔سائبر، اسپیس اور انفارمیشن وارفیئر جیسے مختلف ڈومینز میں سیکورٹی کے نئے خطرات کے بارے میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اب ایک نیا میکسم ہونا چاہئے ،غیر متوقع کی توقع کریں۔انہوں نے کہا "مستقبل میں کیا ہوگا؟ جغرافیائی طور پر، آپ کے اتحاد کون ہیں، آپ کے دوست کون ہیں، آپ کے مخالف کون ہیں، یہ بتانا مشکل ہو گیا ہے۔" تقریباً 40 منٹ تک جاری رہنے والے اپنے خطاب میں کہا" جب ہم وکست بھارت کا تصور کرتے ہیں، تو ہم ایک ایسا ملک جو متحد، محفوظ، مستحکم، خوشحال اور آتم نربھر ہو تصور کرسکتے ہیں۔

107

صبح سے ہی سنڈے مارکیٹ میں تاجروں نے اپنی چھاپڑیاں کم ہی لگائی جن پر چھاپڑی فروشوں نے مال سجایا جس میں ملبوسات، کمبل، اور دیگر ساز و سامان تھا۔ جس کے چلتے لوگوں کی تعداد سنڈے مارکیٹ پہنچے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔سنڈے مارکیٹ میں خواتین نے کئی طرح کے چیزوں کی جم کر خریداری کی جن میں زیادہ تر ملبوسات شامل ہیں ۔ سنڈے مارکیٹ میں ہزاروں کی تعداد میں تاجر اپنی چھاپڑیاں لگا کر ان پر مال سجاتے ہیں جن میں کراکری، ہوزری، جرابے، جوتے ، سٹیشنری، کتابیں ،پینٹ ،شیٹ، بیڈ شیٹ،مختلف اقسام کی کمبلیں ،الیکٹرانک سامان، جن میں موبائل وغیرہ بھی شامل ہوتا ہے جبکہ اچھی کمپنیوں کے ساتھ ساتھ ادنا کمپنیوں کا مال بھی خریداروں کی خدمت میں رکھا جاتا ہے ۔ سنڈے مارکیٹ وادی کا ایک وہ واحد مارکیٹ ہیں جہاں پر اس تعداد میں لوگ خریداری کرتے ہیں اور خریداری کی غرض سے ہی لوگ یہاں آتے ہیں۔سنڈے مارکیٹ سے جڑے کئی افراد نے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس مارکیٹ کی وجہ سے ہی ان کے اہل وعیال کا پیٹ پلتا ہے کیوں کہ ہفتے کے چھ دن وہ سنڈے مارکیٹ کیلئے مال تیار رکھتے ہیں اور اس روز یہاں فروخت کرتے ہیں ۔ سنڈے مارکیٹ کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو روزگار ملتا ہے جن میں چھاپڑی فروشوں کے علاوہ ، مسافر گاڑیوں ، آٹو ڈرائیوروں،لوڈ کیریر والوں اور دیگر لوگ بھی سنڈے مارکیٹ کی وجہ سے اچھا خاصہ کاروبار کرتے ہیں ۔جن میں کراکری، ہوزری، جرابے، جوتے ، سٹیشنری، کتابیں ،پینٹ ،شیٹ، بیڈ شیٹ،مختلف اقسام کی کمبلیں ،الیکٹرانک سامان، جن میں موبائل وغیرہ بھی شامل ہوتا ہے جبکہ اچھی کمپنیوں کے ساتھ ساتھ ادنا کمپنیوں کا مال بھی خریداروں کی خدمت میں رکھا جاتا ہے ۔ سنڈے مارکیٹ وادی کا ایک وہ واحد مارکیٹ ہیں جہاں پر اس تعداد میں لوگ خریداری کرتے ہیں اور خریداری کی غرض سے ہی لوگ یہاں آتے ہیں۔سنڈے مارکیٹ سے جڑے کئی افراد نے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس مارکیٹ کی وجہ سے ہی ان کے اہل وعیال کا پیٹ پلتا ہے کیوں کہ ہفتے کے چھ دن وہ سنڈے مارکیٹ کیلئے مال تیار رکھتے ہیں اور اس روز یہاں فروخت کرتے ہیں ۔ سنڈے مارکیٹ کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو روزگار ملتا ہے جن میں چھاپڑی فروشوں کے علاوہ ، مسافر گاڑیوں ، آٹو ڈرائیوروں،لوڈ کیریر والوں اور دیگر لوگ بھی سنڈے مارکیٹ کی وجہ سے اچھا خاصہ کاروبار کرتے ہیں۔

108

مشتمل پہلا قافلہ صحیح سلامت واپس پہنچ گیا۔ اسی دوران حکام کا کہنا ہے کہ ایران میں درماندہ تمام طلبا کی بحفاظت واپسی کیلئے مربوط کوششیں جاری ہے۔ شار نیوز نیٹ ورک کے مطابق ایران کے جنگی ماحول میں پھنسے 70 سے زائد بھارتی طلباء کا پہلا قافلہ اتوار کی صبح نئی دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بحفاظت واپس پہنچ گیا۔حکام کے مطابق طلبا ایک مشکل سفر کے بعد آرمینیا اور دبئی کے راستے واپس آئے، وزارت خارجہ اور تہران اور یریوان میں ہندوستانی مشن کے ساتھ مربوط کوششوں کے ذریعے سہولت فراہم کی۔انہوں نے کہا" زیادہ تر طلباء ایران بھر کی مختلف یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم تھے، جن میں ارمیہ یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز، تہران یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز اور دیگر شامل ہیں۔ بہت سے لوگوں کو اس سے قبل تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے سیکورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے درمیان محفوظ مقامات پر منتقل کیا تھا"۔انہوں نے کہا کہ وزارت خارجہ، تہران اور یریوان میں ہندوستانی مشنز اور دیگر حکام کے درمیان مربوط کوششوں سے انخلاء ممکن ہوا۔طلباء، انخلاء کے ابتدائی مرحلے کے حصے کے طور پر کمرشل پروازوں پر واپس آئے۔"ادھر جموں کشمیر سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے نے طلباء کی بحفاظت واپسی میں سہولت فراہم کرنے پر وزارت خارجہ اور تہران میں ہندوستانی سفارت خانے کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا" یہ پیشرفت کشمیر بھر کے طلباء اور خاندانوں کیلئے انتہائی ضروری راحت فراہم کرتی ہے جو اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے بہت فکر مند تھے۔ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں صورتحال کے درمیان محفوظ مقامات پر منتقل کیا تھا"۔انہوں نے کہا کہ وزارت خارجہ، تہران اور یریوان میں ہندوستانی مشنز اور دیگر حکام کے درمیان مربوط کوششوں سے انخلاء ممکن ہوا۔طلباء انخلاء کے ابتدائی مرحلے کے حصے کے طور پر کمرشل پروازوں پر واپس آئے۔"ادھر جموں کشمیر سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے نے طلباء کی بحفاظت واپسی میں سہولت فراہم کرنے پر وزارت خارجہ اور تہران میں ہندوستانی سفارت خانے کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا" یہ پیشرفت کشمیر بھر کے طلباء اور خاندانوں کیلئے انتہائی ضروری راحت فراہم کرتی ہے جو اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے بہت فکر مند تھے۔ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یوکرین کے بحران اور ایران میں گزشتہ سال کے 12 روزہ تنازعے کے دوران آپریشن کی طرح پورے پیمانے پر انخلاء شروع کیا جائے، تا کہ تمام ہندوستانی طلباء کو بحفاظت گھر پہنچایا جا سکے"۔انہوں نے مزید کہا کہ جموں وکشمیر حکومت کی طرف سے طلباء کے آگے کے سفر کیلئے AC سلیپر بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ کوچز کو IGI ہوائی اڈے کے ٹرمینل 3 پر واپس آنے والے طلباء اور دیگر لوگوں کی مدد کیلئے رکھا گیا تھا،تا کہ ان کے طویل سفر کے بعد آسانی سے منتقلی کو یقینی بنایا جا سکے۔

109

سہولیات فراہم کرے گا۔اس تقریب میں شریک وزیر اعلیٰ سکھو یندر سنگھ سکھو نے کہا کہ ریاست میں ہر شہری کے لیے انصاف اور حقوق تک رسائی کو یقینی بنانا حکومت کا عزم ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت آئین کی روح کے مطابق جامع ترقی اور سماجی انصاف کے لیے کام کر رہی ہے۔سکھو نے بتایا کہ حکومت نے لوک عدالتوں کے ذریعے تقریباً 5.5 لاکھ زیر التوا مقدمات کو حل کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت تعلیم، صحت، سماجی تحفظ اور شفاف انتظامیہ کے ذریعے اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ ہر شہری کو یکساں مواقع ملیں اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوں۔ہماچل پردیش ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، جسٹس گرمیت سنگھ سندھاوالیا نے ریمارکس دیے کہ اس دن کی بحث ہر فرد تک انصاف کو یقینی بنانے کے لیے اجتماعی کوششوں سے ہوتی ہے۔انہوں نے کہا کہ انصاف کمرہ عدالت کی ترتیبات سے آگے بڑھتا ہے۔اس میں حقوق کے بارے میں آگاہی، قانونی امداد تک رسائی، اور بروقت امداد کی فراہمی بھی شامل ہے۔جی تحفظ اور شفاف انتظامیہ کے ذریعے اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ ہر شہری کو یکساں مواقع ملیں اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوں۔ہماچل پردیش ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، جسٹس گرمیت سنگھ سندھاوالیا نے ریمارکس دیے کہ اس دن کی بحث ہر فرد تک انصاف کو یقینی بنانے کے لیے اجتماعی کوششوں سے ہوتی ہے۔انہوں نے کہا کہ انصاف کمرہ عدالت کی ترتیبات سے آگے بڑھتا ہے۔ اس میں حقوق کے بارے میں آگاہی، قانونی امداد تک رسائی، اور بروقت امداد کی فراہمی بھی شامل ہے۔

110

علاقوں سے مقررہ نرخوں کو بالاء طاق رکھنے کی رپورٹیں منظر عام پر آئی ہیں، جہاں صارفین کا کہنا ہے کہ حالیہ دنوں میں عید کے قریب آتے ہی قیمتوں میں اضافہ عام ہوگیا ہے۔سری نگر کے ایک شہری بشیر احمد نے کہا، "ہم عید کی تیاریوں کے لیے اپنے گھر پر گوشت خریدنے گئے تھے، لیکن دکاندار نے 800 روپے فی کلو کا مطالبہ کیا۔ جب ہم نے سرکاری ریٹ کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ اب ہر جگہ یہی قیمت ہے۔" متعدد صارفین نے الزام لگایا کہ بازار کی باقاعدہ جانچ نہ ہونے کی وجہ سے یہ صورتحال برقرار ہے۔ "بانڈی پورہ کے بازاروں میں بھی سرکاری نرخ سے زیادہ مٹن فروخت ہو رہا ہے، اگر سرکاری قیمت 750 روپے ہے، تو ہم 800 روپے دینے پر کیوں مجبور ہیں؟" شمالی کشمیر ضلع کے رہائشی عبدالرشید نے کہا۔اسی طرح کی شکایات بارہمولہ کے کچھ حصوں سے بھی موصول ہوئی ہیں، جہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ عید الفطر کے موقع پر، جب عام طور پر گوشت کی مانگ بڑھ جاتی ہے، قیمتوں میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ "ہر سال عید سے پہلے ایسا ہی ہوتا ہے۔ قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور بازاروں میں شاید ہی کوئی چیکنگ ہو،" بارہمولہ قصبے کے ایک رہائشی نے کہا۔صارفین کا کہنا ہے کہ 50 روپے فی کلوگرام کا فرق کم دکھائی دے سکتا ہے، لیکن اس سے ان خاندانوں پر بوجھ بڑھ جاتا ہے جو پہلے قیمتیں بڑھ جانے سے پریشانیوں سے دو چار ہیں۔۔سری نگر کے ایک اور شہری نے کہا، "عید قریب آ رہی ہے اور لوگوں کو جشن منانے کے لیے گوشت خریدنا پڑتا ہے، لیکن تاجر اس صورتحال کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ "متعلقہ محکموں کے اہلکار زائد قیمتوں کے الزامات پر تبصرہ کرنے کے لیے فوری طور پر دستیاب نہیں تھے۔عیدالفطر، جو رمضان کے مقدس مہینے کے اختتام کی علامت ہے، چاند نظر آنے پر اس ماہ کے آخر میں منائے جانے کی توقع ہے۔آل جموں وکشمیر ہول سیل مٹن ڈیلرز ایسوسی ایشن کے صدر معراج الدین گنائی نے کہا کہ 800 روپے فی کلوگرام کے حساب سے مٹن فروخت ہونے کی خبریں "بدقسمتی" ہیں اور انہوں نے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا، "اگر کوئی سرکاری نرخ سے زیادہ گوشت بیچ رہا ہے تو سخت کارروائی کی جانی چاہیے اور ایسی دکانوں کو سیل کیا جانا چاہیے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اس سال رمضان سے پہلے مٹن ڈیلرز کے ساتھ کوئی میٹنگ نہیں کی۔انہوں نے کہا کہ "پہلے رمضان سے پہلے انتظامیہ کے ساتھ میٹنگز ہوتی تھیں تا کہ نرخوں اور سپلائی پر بات کی جا سکے، لیکن اس سال ایسی کوئی میٹنگ نہیں بلائی گئی۔اس سے حکومت کی اس معاملے پر غیر سنجیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ اور انہوں نے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا، "اگر کوئی سرکاری نرخ سے زیادہ گوشت بیچ رہا ہے تو سخت کارروائی کی جانی چاہیے اور ایسی دکانوں کو سیل کیا جانا چاہیے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اس سال رمضان سے پہلے مٹن ڈیلرز کے ساتھ کوئی میٹنگ نہیں کی۔انہوں نے کہا کہ "پہلے رمضان سے پہلے انتظامیہ کے ساتھ میٹنگز ہوتی تھیں تا کہ نرخوں اور سپلائی پر بات کی جا سکے،لیکن اس سال ایسی کوئی میٹنگ نہیں بلائی گئی۔اس سے حکومت کی اس معاملے پر غیر سنجیدگی

از نیابت ماگام بااجلاس نائب تحصلدار ماگام
عنوان: درخواست منجانب جمشیدہ گل زوجہ محمد رفیق کمار ساکنہ بدرن تحصیل ماگام بمراد حصول لیگل ہیئر (وارثان جائز) سرٹیفکیٹ بوجہ فوتیدگی والدہ گلشنہ بانو زوجہ عبدالستار کمار ساکنہ بدرن

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اسکی والدہ گلشنہ بانو زوجہ عبدالستار کمار ساکنہ بدرن مورخہ 27/10/2025 کو فوت ہوچکی ہے۔اس نسبت سائلہ نے ڈیتھ سرٹیفکیٹ بھی پیش کی ہے۔اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں وارث جائز سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفیہ کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ متوفی	پیشہ	کیفیت
شگفتہ بانو دختر عبدالستار کمار	۳۳	دختر	گھریلو کام	
نگہت امین دختر----	۲۷	---	----	
جمشیدہ گل دختر----	۲۵	---	---	
عبدالستار کمار ولد عبدالسلام کمار	۵۲	شوہر	عارضی ملازم	

اس کے علاوہ اور کوئی افراد کنبہ نہیں ہے۔قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرتے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ تین دن کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار ماگام

BEFORE THE HON`BLE COURT OF ADDITIONAL DISTRICT JUDGE AT SOPORE

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE ABRAR A.KHAN AND ASSOCIATES
1.MANSOOR AHMAD DAR S/O ABDUL RASHID DAR R/O JALALABAD TEHSIL SOPORE & DIST BARAMULLA
2. MUKHTAR AHMAD DAR S/O ABDUL GANI DAR R/O SIDIQ DAR TEHSIL SOPORE &DISTRICT BARAMULLA
[CAVEATORS]
Versus

Public at Large

...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court

النصر کی بڑی فتح، الہلال کی مشکل جیت

نئی دہلی (ایم این این): سعودی پرولیگ میں ٹائٹل کی دوڑ دلچسپ مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ النصر نے کرسٹیانو رونالڈو اور سادیو مانے کی غیر موجودگی کے باوجود الخلیج کو ۰-۵ گول سے شکست دے کر اپنی برتری برقرار رکھی جبکہ الہلال نے الفتح کے خلاف ۰-۱ گول کی مشکل جیت حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کر لی۔ رونالڈو کی انجری کے باعث مداحوں میں تشویش پائی جا رہی تھی، لیکن النصر نے ثابت کیا کہ وہ ایک ٹیم کے طور پر کھیلنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ جوواو فیلکس نے ۴۱ میچوں کے تعطل کے بعد بالآخر دو گول اسکور کر کے اپنی فارم بحال کی۔ عبداللہ الحمدان اور ایمن یحییٰ نے ایک ایک گول کر کے ٹیم کی پوزیشن مستحکم کی۔ انجلو نے میچ کے آخری لمحات میں پانچواں گول کر کے فتح پر مہر لگا دی۔ اس جیت کے ساتھ النصر نے لیگ میں مسلسل ۳۱ ویں فتح حاصل کی ہے۔ الہلال کے لیے الفتح کے خلاف میچ آسان نہیں تھا۔ ہاف ٹائم تک مقابلہ بغیر کسی گول کے برابر رہا، لیکن دوسرے ہاف کے آغاز میں سرگی ملنکووچ ساویچ نے ہیڈر کے ذریعے گول کر کے اپنی ٹیم کو برتری دلائی۔

عالمی شہرت یافتہ راموجی فلم سٹی میں گلورن ایونٹ کا جوش وخروش کے ساتھ انعقاد

نئی دہلی (ایم این این): حیدرآباد، تلنگانہ: راموجی فلم سٹی نے ملک کے پہلے "سائن میجیکل گلورن" کے مقام کے طور پر گلورن کا اہتمام کیا۔ ایک متحرک ایونٹ جس میں 10K، 5K اور 3K زمرے شامل تھے۔ فلم اداکارہ ورالکشمی سارتھ کمار اور کرکٹر دھرو شیکیسری نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ سیاحوں کی جنت راموجی فلم سٹی نے ایک بار پھر ایک منفرد تقریب کی میزبانی کی۔ قدرتی خوبصورتی، چمکتی ہوئی روشنیوں اور دھڑکتی دھڑکنوں کے درمیان سیٹ GlowMagical'Cine، Run' نے شرکاء کو شروع سے آخر تک اپنے سحر میں جکڑ لیا۔ تقریباً 2,500 لوگوں نے 3K، 5K اور 10K والے زمروں میں حصہ لیا۔ صحت اور تندرستی کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے بنیادی مقصد کے ساتھ منعقد کی گئی اس دوڑ کے ذریعے رنرز نے بہت ساری یادیں تخلیق کیں۔ دی سے میجیکل گلورن: جوش وخروش کا بھرپور۔ راموجی فلم سٹی روڈ کے ایک شاندار جشن کا اسٹیج بن گیا۔ Run'10KMagicalCine نے رنرز کو واقعی ایک نیا اور پُرجوش تجربہ پیش کیا۔ نیون لائٹس اور فٹ ٹیپ کرنے والے ڈی جے میوزک کی چمک کے درمیان منعقد ہونے والی اس دوڑ نے فٹنس لیول اور اسپرٹ دونوں کو فروغ دیا۔ تقریباً 2,500 شرکاء نے اس خصوصی نائٹ دوڑ میں حصہ لیا جو 3 کلومیٹر، 5 کلومیٹر اور 10 کلومیٹر کی کیٹیگریز میں منعقد کی گئی تھی۔ فلم اداکارہ ورالکشمی سرتھ کمار نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی، جب کہ کرکٹر دھرو شیکیسری نے بطور چیف گیسٹ شرکت کی۔ تین زمروں کی دوڑ کو ڈائریکٹرس نے روانہ کیا۔ اس موقع پر مہمانوں کے ساتھ شامل ہوئے، فلم سٹی کی ایم ڈی وجیشوری اور ای ٹی وی نیٹ ورک کے ڈائریکٹر سوجے نے 10 کلومیٹر کی دوڑ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ راموجی فلم سٹی کے سینئر نمائندوں نے 5 کلومیٹر کی دوڑ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔

میدویدیف نے الکاراز کو ہرا دیا: فائنل میں سنر سے ٹکراو

نئی دہلی (ایم این این): روسی ٹینس اسٹار ڈینیل میدویدیف نے عالمی نمبر ایک کارلوس الکاراز کی مسلسل تیسری بار انڈین ویلز جیتنے کی کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ ڈینیل میدویدیف نے سیمی فائنل میں ۳-۶، ۶-۷ سے کامیابی حاصل کی۔ میدویدیف نے میچ کا آغاز انتہائی ہوشیاری سے کیا اور پہلے سیٹ میں ۱-۳ کی برتری حاصل کر کے اسے اپنے نام کیا۔ دوسرے سیٹ میں الکاراز نے بھرپور واپسی کی کوشش کی اور ایک وقت میں ۱-۳ کی سبقت حاصل کر لی تھی، لیکن میدویدیف نے تجربے کا استعمال کرتے ہوئے اسکور برابر کیا اور ٹائی بریک میں لگاتار چھ پوائنٹس جیت کر مقابلہ ختم کر دیا۔ دوسری جانب، عالمی نمبر دو یانک سنر نے الیگزینڈر زیوریو کو بآسانی ۲-۶، ۴-۶ سے شکست دے کر پہلی بار انڈین ویلز کے فائنل میں قدم رکھا ہے۔ ۲۴ سالہ اطالوی کھلاڑی اس پورے ٹورنامنٹ میں اب تک ایک بھی سیٹ نہیں ہارے، جو ہارڈ کورٹ پر ان کی بڑھتی ہوئی بالادستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یانک سنر اب ایک منفرد ریکارڈ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

"سنجو سیمسن پر بھروسہ ٹیم انڈیا کیلئے فائدہ مند ثابت ہوا"

نئی دہلی (ایم این این): آسٹریلیا کے عظیم کرکٹر رکی پونٹنگ نے کہا ہے کہ ٹی-۲۰ ورلڈ کپ میں ہندوستان کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ وکٹ کیپر بلے باز سنجو سیمسن کو بیٹنگ آرڈر میں اوپر برقرار رکھنے کا جرأت مندانہ فیصلہ تھا۔ پونٹنگ کے مطابق کپتان سوریہ کمار یادو اور کوچنگ اسٹاف نے سیمسن پر جو بھروسہ ظاہر کیا، وہی بڑے میچوں میں جیت کی بنیاد بنا۔ سنجو سیمسن کے لئے ٹورنامنٹ کا آغاز اچھا نہیں تھا۔ گروپ اسٹیج میں انہیں نمیبیا کے خلاف موقع تب ملا جب ابھیشیک شرما پیٹ کے انفیکشن کی وجہ سے دستیاب نہیں تھے۔ تاہم زمبابوے کے خلاف سپر ۸ مرحلے میں واپسی کے بعد سیمسن نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف (کولکاتا) ۹۷ رنوں کی ناقابل شکست جارحانہ اننگز، انگلینڈ کے خلاف سیمی فائنل (ممبئی) میں ۹۸ رنوں کی شاندار بلے بازی اور فائنل میں نیوزی لینڈ کے خلاف (احمد آباد) ۶۴ گیندوں پر ۹۸ رنوں کی یادگار اننگز کی بدولت ٹیم انڈیا نے خطاب پر قبضہ جمایا۔ سیمسن نے پورے ٹورنامنٹ کی ۵ اننگز میں مجموعی طور پر ۱۳۳ ران بنائے، جو کسی بھی ہندوستانی بلے باز کی جانب سے ایک ورلڈ کپ ایڈیشن میں سب سے زیادہ رنوں کا ریکارڈ ہے۔ اسی غیر معمولی کارکردگی پر انہیں پلیئر آف دی ٹورنامنٹ کے اعزاز سے نوازا گیا۔ دی آئی سی سی ریویو شو میں گفتگو کرتے ہوئے رکی پونٹنگ نے کہا "سیمسن کو ٹاپ آرڈر میں کھلانا ایک بڑا اور دلیرانہ فیصلہ تھا جو درست ثابت ہوا۔ جب کپتان اور کوچ کھلاڑیوں کی صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہیں تو اس کا مثبت اثر پڑتا ہے۔ ایک چھوٹا سا حوصلہ افزا لفظ بھی کھلاڑی کا اعتماد بلندیوں پر پہنچا سکتا ہے۔" رکی پونٹنگ نے کپتان سوریہ کمار یادو کی قیادت کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ٹورنامنٹ کے دوران سوریہ کا اپنا فارم اوپر نیچے ہوتا رہا لیکن انہوں نے ٹیم کو بہترین طریقے سے لیڈ کیا۔ پونٹنگ نے مزید کہا کہ جب آپ خود اچھے فارم میں نہ ہوں تو ٹیم کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، لیکن سوریہ اس امتحان میں کامیاب رہے۔ اس کے علاوہ رکی پونٹنگ نے نوجوان بلے باز ابھیشیک شرما کا بھی ذکر کیا جنہوں نے فائنل میں محض ۱۲ گیندوں پر ۲۵ رن بنا کر ہندوستان کی فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔

روہت، وراٹ کی مقبولیت کا اثر، ون ڈے میچوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کا ۲۰۲۶ء کا شیڈول بہت مصروف ہے اور بی سی سی آئی اسے مزید مصروف بنانے پر غور کر رہی ہے۔ ۲۰۲۷ء کے ون ڈے ورلڈ کپ سے پہلے ہندوستانی ٹیم کے ون ڈے میچوں کی تعداد بڑھائی جا سکتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق کئی دیگر کرکٹ بورڈز نے بی سی سی آئی سے درخواست کی ہے کہ پہلے سے طے شدہ ون ڈے دوروں میں میچوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ درخواست کرنے والے بورڈز میں انگلینڈ، نیوزی لینڈ، آئرلینڈ اور سری لنکا شامل ہیں۔ اضافی ون ڈے میچوں سے ان کرکٹ بورڈز کو مالی فائدہ ہوگا۔ ون ڈے میچوں کی تعداد بڑھانے کی ایک بڑی وجہ روہت شرما اور وراٹ کوہلی ہیں۔ یہ دونوں مایہ ناز ہندوستانی بلے باز اب صرف ون ڈے فارمیٹ میں کھیلتے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر بے حد مقبول ہیں۔ اگر ون ڈے میچ زیادہ ہوں گے تو روہت اور وراٹ کو زیادہ کھیلنے کا موقع ملے گا، جس سے انگلینڈ، نیوزی لینڈ، آئرلینڈ اور سری لنکا جیسے بورڈز کو بھی فائدہ ہوگا۔ ان دونوں کی مقبولیت کی وجہ سے اسٹیڈیم میں تماشائیوں کی تعداد بھی بڑھنے کی توقع ہے چونکہ روہت اور وراٹ اب صرف ون ڈے کھیلتے ہیں، اس لیے شائقین بھی زیادہ سے زیادہ انہیں کھیلتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ انگلینڈ کے خلاف سیریز میں فی الحال تین ون ڈے اور پانچ ٹی-۲۰ میچ ہونے ہیں

دراوڑ، راجر بنّی اور میتھالی راج کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی کرکٹ میں بہترین خدمات انجام دینے والے راجر بنی، راہل دراوڑ اور میتھالی راج کو اتوار کے روز نمن ایوارڈز کے تحت ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے اعلیٰ ترین اعزاز کرنل سی کے نائیڈو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ بی سی سی آئی نے سینچر کو نمن ایوارڈز کا اعلان کیا، جس کے تحت بین الاقوامی اور مقامی کرکٹ میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں کی عزت افزائی کی جائے گی۔ راجر بنی نے ۲۷ ٹیسٹ اور ۲۷ یک روزہ میچ کھیلے ہیں۔ وہ ۱۹۸۳ء میں ورلڈ کپ جیتنے والی ہندوستانی ٹیم کا حصہ تھے اور اس ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند باز تھے، جو ہندوستانی کرکٹ کے مستقبل کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہوا تھا۔ وہ ۱۹۸۵ء میں ورلڈ چیمپئن شپ آف کرکٹ جیتنے والی ٹیم کا بھی حصہ رہے۔ بعد ازاں انہوں نے ہندوستان کی انڈر-۱۹ ٹیم کے کوچ کے طور پر کام کیا جس نے ۲۰۰۰ء میں ورلڈ کپ جیتا تھا اور وہ قومی مرد ٹیم کے سلیکٹر اور بی سی سی آئی کے صدر بھی رہے۔ راہل دراوڑ نے اپنے شاندار کریئر میں مجموعی طور پر ۵۰۹ بین الاقوامی میچ کھیلے جس میں انہوں نے ۲۴ ہزار سے زائد رن بنائے اور ۴۰۰ سے زائد کیچ پکڑے۔ ان کی کپتانی میں ہندوستان نے ۲۰۰۷ء میں انگلینڈ میں تاریخی ٹیسٹ سیریز جیتی اور ان کی کوچنگ میں قومی مرد ٹیم نے ۲۰۲۴ء میں ٹی-۲۰ ورلڈ کپ اپنے نام کیا۔ خاتون کرکٹ کھلاڑی میتھالی راج نے ہندوستان کے لئے تمام فارمیٹس میں مجموعی طور پر ۳۳۳ میچ کھیلے اور وہ دنیا کی پہلی خاتون کرکٹر بنیں جنہوں نے ۱۰ ہزار سے زائد رن بنائے۔ ان کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم ۲ بار ورلڈ کپ کے فائنل تک پہنچی۔ اس تقریب کے دوران ہندوستان کے ٹیسٹ اور یک روزہ کپتان شبمن گل کو "کرکٹر آف دی ایئر" (پولی امریگر ایوارڈ) سے نوازا جائے گا، جبکہ خواتین کے زمرے میں اسمرتی مندھانا کو ان کے کریئر میں پانچویں بار بہترین خاتون کرکٹر آف دی ایئر کا اعزاز ملے گا۔ دیگر فاتحین میں ۲۰۲۴-۲۵ء کیلئے بہترین انٹرنیشنل ڈیبیو کا اعزاز ہرشت رانا (مرد) اور این سری چرنی کو دیا جائے گا۔ یک روزہ میچوں میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے پر دیپتی شرما اور سب سے زیادہ رن بنانے پر اسمرتی مندھانا کی عزت افزائی کی جائے گی۔

آخری لمحات میں ولارریئل نے گول کر کے الاویس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا

نئی دہلی (ایم این این): لا لیگا کے ایک سنسنی خیز مقابلے میں ولارریئل نے کھیل کے آخری لمحات میں گول کر کے نا صرف میچ ایک ایک سے برابر کر دیا بلکہ ریلیگیشن کے خطرے سے دوچار الاویس کے مداحوں کے دل بھی توڑ دیئے۔ الاویس کی ٹیم ۶ میچوں کے بعد اپنی پہلی جیت اور نئے کوچ کوئیک سانچیز فلورس کی قیادت میں پہلے ۳ پوائنٹس حاصل کرنے کے بالکل قریب تھی، لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ میچ کے ۴۰ ویں منٹ میں الاویس کو اس وقت برتری ملی جب ولارریئل کے سینٹر بیک رافا مارین نے نادانستہ طور پر اپنی ہی ٹیم کے خلاف 'اون گول' کر دیا۔ ٹونی مارٹینیز کے ایک بہترین بیک ہیل شاٹ سے گیند رافا مارین کے سر سے ٹکرائی اور سیدھی ان کے اپنے ہی گول کیپر کو چکمہ دیتے ہوئے جال میں جا گری۔ جب ایسا لگ رہا تھا کہ الاویس یہ میچ جیت جائے گا تو ۹ منٹ کے اضافی وقت کے آخری لمحات میں نکولس پیپے نے ایک شاندار جوابی حملے کو گول میں بدل کر میچ برابر کر دیا۔ اس ڈرا کے نتیجے میں ولارریئل نے ایٹلیٹیکو میڈرڈ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ٹیبل پر تیسری پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ دوسری جانب الاویس ۱۶ ویں نمبر پر برقرار ہے اور ریلیگیشن زون سے محض ۳ پوائنٹس کی دوری پر ہے جس کی وجہ سے ان کے لئے آنے والے میچز مزید مشکل ہو گئے ہیں۔ میچ کے ۴۰ ویں منٹ میں الاویس کو اس وقت برتری ملی جب ولارریئل کے سینٹر بیک رافا مارین نے نادانستہ طور پر اپنی ہی ٹیم کے خلاف 'اون گول' کر دیا۔ ٹونی مارٹینیز کے ایک بہترین بیک ہیل شاٹ سے گیند رافا مارین کے سر سے ٹکرائی اور سیدھی ان کے اپنے ہی گول کیپر کو چکمہ دیتے ہوئے جال میں جا گری۔ جب ایسا لگ رہا تھا کہ الاویس یہ میچ جیت جائے گا تو ۹ منٹ کے اضافی وقت کے آخری لمحات میں نکولس پیپے نے ایک شاندار جوابی حملے کو گول میں بدل کر میچ برابر کر دیا۔

ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے جلد باہر ہونے پر کسی کھلاڑی پر جرمانہ عائد نہیں کیا گیا، پی سی بی

نئی دہلی (ایم این این): لاہور: پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے ہفتے کے روز کہا کہ اس نے ٹی 20 ورلڈ کپ کے سیمی فائنل میں پاکستان کی ناکامی پر ٹیم کے کسی رکن پر جرمانہ نہیں کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان کے سپر ایٹ مرحلے سے باہر ہونے کے بعد کھلاڑیوں پر جرمانہ عائد کیا گیا تھا تاہم پی سی بی کے ترجمان عامر میر نے اس کی تردید کی۔ میر نے بتایا، "کسی کھلاڑی پر جرمانہ نہیں کیا گیا ہے، لیکن بورڈ کھلاڑیوں کے لیے ایک فارمولہ وضع کرنے پر غور کر رہا ہے کیونکہ انہیں اچھی کارکردگی کے لیے خاطر خواہ مراعات ملتی ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اب پاکستانی کھلاڑیوں کو تقریباً چھ سے سات کروڑ پاکستانی روپے ملتے ہیں اس لیے بورڈ انہیں ان کی کارکردگی کا جوابدہ ٹھہرانے پر غور کر رہا ہے۔ میر نے کہا کہ "لیکن ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ہے اور نہ ہی کسی کھلاڑی پر جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔" رپورٹس کے مطابق ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے سیمی فائنل تک رسائی میں ناکامی پر پاکستانی کھلاڑیوں پر 50 لاکھ پاکستانی روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ میچ اور ٹور فیس کے علاوہ، پاکستانی کرکٹرز کو ان کے سینٹرل کنٹریکٹ کے لیے ماہانہ ریٹینر ملتا ہے۔ انہیں مختلف سطحوں پر میچ جیتنے پر بونس بھی ملتا ہے۔ کھلاڑیوں کو بورڈ کے اسپانسر شپ سودوں کا حصہ بھی ملتا ہے۔ پچھلے سال، اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ کھلاڑیوں کو پی سی بی کی سالانہ آمدنی کا 3 فیصد حصہ، تقریباً 34 ملین امریکی ڈالر سالانہ، انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) سے ملے گا۔

الاہلی کو آخری لمحات میں شکست، النصر کو سنہرا موقع ملا

نئی دہلی (ایم این این): سعودی پرولیگ میں ٹائٹل کی دعویدار ٹیم الاہلی کو القادسیہ کے ہاتھوں ۲-۳ گول سے غیر متوقع شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس نتیجے نے کرسٹیانو رونالڈو کی ٹیم النصر کے لیے پوائنٹس ٹیبل پر اپنی برتری مزید مستحکم کرنے کا سنہری موقع فراہم کر دیا ہے۔ الاہلی نے میچ کے پہلے ہاف میں مکمل کنٹرول حاصل کر رکھا تھا۔ آئیون ٹونی نے ۲۷ ویں منٹ میں پہلا گول کیا، جس کے بعد ویلنٹائن اتانگانا نے ہاف ٹائم سے ذرا پہلے اسکور ۰-۲ گول کر دیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ الاہلی آسانی سے تین پوائنٹس حاصل کر لے گی، لیکن دوسرے ہاف کے آخری لمحات میں کھیل کا پانسہ پلٹ گیا۔ القادسیہ نے ۳۶ ویں منٹ میں پہلا گول کر کے واپسی کا آغاز کیا۔ اصل ڈرامہ انجری ٹائم میں شروع ہوا۔ ترکی العمار نے گول کر کے اسکور ۲-۲ برابر کر دیا۔ ابراہیم خشی نے الاہلی کے دفاعی خلا کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گیند جال میں پہنچا دی اور اپنی ٹیم کو ناقابل یقین فتح دلا دی۔ میچ کے اختتام پر الاہلی کے کھلاڑیوں، بالخصوص آئیون ٹونی، اور حریف ٹیم کے درمیان تلخ کلامی اور ہاتھا پائی بھی دیکھنے میں آئی۔ اعداد وشمار کے لحاظ سے الاہلی کا پلہ بھاری تھا، لیکن القادسیہ کے متبادل کھلاڑیوں نے بازی پلٹ دی۔ الاہلی ۳۶ پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر موجود ہے، لیکن اس شکست کے بعد اب النصر اور الہلال کے پاس موقع ہے کہ وہ اپنے میچز جیت کر ٹائٹل کی دوڑ میں واضح سبقت حاصل کر لیں۔ النصر کا مقابلہ آج الخلیج سے ہے، تاہم وہ اپنے کپتان کرسٹیانو رونالڈو کے بغیر میدان میں اتریں گے جو انجری کا شکار ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور سیکورٹی صورتحال کے پیش نظر، عالمی باڈی ایف آئی اے نے اپریل میں شیڈول بحرین اور سعودی عرب کے گرینڈ پرکس باضابطہ طور پر منسوخ کر دیے ہیں۔ ایف آئی اے نے واضح کیا ہے کہ اپریل کے مہینے میں ان دو ریسوں کی جگہ کوئی متبادل ایونٹ منعقد نہیں کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ فارمولا ون گروپ، مقامی پروموٹرز اور علاقائی ممبر کلبوں کے ساتھ تفصیلی مشاورت کے بعد کیا گیا ہے۔ ایف آئی اے کے مطابق دونوں مقابلے بالترتیب ۱۰ سے ۱۲ اپریل اور ۱۷ سے ۱۹ اپریل کے درمیان منعقد ہونا تھے، تاہم سیکورٹی خدشات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا۔ تنظیم نے واضح کیا کہ ان ریسوں کی جگہ اپریل میں کوئی متبادل ریس بھی شامل نہیں کی جائے۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ GENERAL
CARINGLY YOURS

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj General Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj General Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To Know More Contact your J & k Bank's Relationship Manager

Bajaj General Insurance Limited (Formerly known as Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd.) Bajaj Insurance House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: Extra Care Plus-BAJHLIP23069V032223,Health Prime Rider-BAJHLIA24087V022324 | web: www.bajajgeneralinsurance.com |Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144 | careforyou@bajajgeneral.com For more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BGI-O-JK-004/18-12-2025

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj General Insurance Limited [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale.

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,